Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت اُمِّ سلمہ

jabir.abbas@yahoo.com

الحاج مولانا شیخ مقبول احمد
(نوگانوی)

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بار اول سنہ ۱۹۷۴ء

پرنٹر

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

پبلشر

مولانا مقبول احمد صاحب نوگانوی

کتابت

محمد ناظم علیخاں پالوی

قیمت: ــــــ دو روپیہ

سول ایجنٹ

احباب پبلشرس اقبال منزل مقبرہ عالیہ گولہ گنج، لکھنؤ ۱

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	تعارف	۵
۲	نام و نسب	۱۱
۳	عقد اول	۱۳
۴	بیوگی اور عقد ثانی	۲۰
۵	عرفان نبوت اور فرض شناسی	۲۴
۶	اعتماد نفس	۳۷
۷	محبت کی کامیابی	۴۳
۸	پیشگوئیاں	۵۳
۹	محبت اہلبیت	۵۹
۱۰	اصابت رائے	۶۶
۱۱	علمی کمال	۶۹
۱۲	وفات	۷۳
۱۳	اولاد امجاد	۷۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

اس میں شک نہیں کہ جناب خدیجۃ الکبریٰ نے اپنی ذاتی قابلیت اور صلاحیت کے باعث بارگاہ نبوت میں جو مقام حاصل کیا وہ بعد میں آنے والی کسی خاتون کو حاصل نہ ہو سکا۔ انھوں نے آنحضرتؐ میں آثار رسالت مشاہدہ کئے اور خود ہی تزویج کی کوشش کر کے مرسل اعظم کی سب سے پہلی بیوی اور ام المومنین بننے کا شرف حاصل کیا، بعثت کا تذکرہ آنحضرتؐ سے سنا اور سب سے پہلے تصدیق رسالت کی، تمام عالم نسواں میں وہ سب سے پہلی خاتون ہیں جنھوں نے پیغمبر اسلام کے ساتھ نماز پڑھی، دنیا کے کامل ترین انسان حضرت علی ابن ابی طالب کی پرورش کا بھی ان کو موقع ملا، وہ دنیا کی چار عظیم ترین شخصیت کی مالک عورتوں میں سے ایک ہیں اور ان کی صاحبزادی دوسری عورت ہیں۔

وہ عرب کی سب سے زیادہ متمول خاتون تھیں لیکن خدمت اسلام میں انھوں نے اپنا سارا سرمایہ لٹا دیا اور خود شاہزادی عرب ہوتے ہوئے صرف دین کی خاطر فاقوں میں بسر کی وہ آنحضرتؐ کے لئے کثرت نسل کا ذریعہ بنیں، ان کی بیٹی اور اس کی اولاد جاہل اور گمراہ دنیا کے لئے سرمایہ ہدایت قرار پائی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہی وہ خصوصیات تھیں کہ آپ کی وفات کے بعد آنحضرتؐ اکثر ذکرِ خیر فرماتے اور زار و قطار رونے لگتے تھے۔ ایک روز جب آپ اپنی اس رفیقۂ حیات کا ذکر فرما رہے تھے ام المومنین حضرت عائشہ جو مرسلِ اعظم کو بھی دنیا کے حسن و عشق کے دلدادہ عام شوہروں کی سطح سے ذرا بھی اونچا نہ سمجھتی تھیں کہا کیا آپ ہر وقت خدیجہ کو یاد کرتے رہتے ہیں؟ خدیجہ کیا تھی؟ ایک بوڑھیا ہی تو تھی خداوند عالم نے اسکے بدلہ آپ کو بہتر زوجہ عطا فرما دی۔ اس پر آنحضرتؐ کو بہت غصہ آیا اس قدر کہ غصہ سے آپ کے سر کے بال کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم اس سے بہتر زوجہ مجھے نہیں ملی وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب کوئی بھی ایمان نہ لایا تھا اس نے میری رسالت کی اس وقت تصدیق کی جب اور لوگ تکذیب کر رہے تھے اس نے اپنے مال میں مجھے شریک کیا جب سب لوگوں نے محروم کر دیا تھا خدا نے اس سے مجھے اولاد دی درآنحالیکہ کسی اور زوجہ سے اولاد نہیں ہوئی۔

.... لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس باعظمت خاتون کے بعد بزمِ ازواج میں اگر کسی کو آنحضرتؐ کا شریکِ مقصد قرار دیا جا سکتا ہے تو وہ حضرت جناب ام سلمہؓ ہیں وہ مکمل طریقہ پر آنحضرتؐ کے لئے جانشینِ خدیجہ ثابت ہوئیں۔ آپ سابقینِ اسلام کی فہرست میں شامل ہیں اور تصدیقِ رسالت کرنے کے بعد کبھی آپ کی نبوت میں شک نہیں کیا بلکہ جب بڑے بڑے صحابہ آپ کی نبوت میں شک کر رہے تھے تو آپ اس وقت اپنے ایمان پر ثابت قدم رہ کر مشیرِ کارِ رسالت ثابت ہوئیں[1]۔ آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ نے صرف

۱؎ صلح حدیبیہ کے موقع پر اصحابِ رسولؐ نے آنحضرتؐ کی رسالت میں شک کیا

(باقی صفحہ پر)

http://fb.com/ranajabirabbas

دین و اسلام کی خاطر دو ہجرتیں کیں[1]۔ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب سے بھی آپ کو بے پناہ محبت تھی انھوں نے عمر بھر اس عظیم ہستی پر اپنی آغوش کے پروردہ اور اپنے جگر کے ٹکڑوں کو تصدق کیا اور فرمایا کہ اگر شریعت میں جائز ہوتا کہ میں گھر سے باہر نکلوں تو خود آپ کے ہمراہ آتی اور آپ کی راہ میں شہید ہو جاتی۔

آپ یادگارِ خدیجہ حضرت فاطمہ زہرا سے حقیقی ماں کی طرح محبت فرماتی تھیں اور ان کے دونوں بچوں سے ان کو وہی الفت تھی جو ایک نانی کو ہونا چاہیئے آپ کے پاس جو کچھ بھی تھا اس کو راہِ خدا میں صرف کرنے میں کبھی پس و پیش نہیں کیا مالِ دنیا سے ایک غلام تھا جس کو آزاد کیا تو خدمتِ پیغمبر کی شرط کے ساتھ۔ ان کا یہ قول تھا کہ سائل کو اپنے دروازہ سے خالی ہاتھ واپس نہ کرو چاہے ایک دانہ خرما ہی دے دو۔ آپ عرب کے سخی ترین باپ (ابوامیہ زاد الراکب) کی بیٹی تھیں اور سخاوت ان کی رگ و پے میں رچ بس گئی تھی۔

آپ نے ہر حال میں پیغمبرِ اسلام کا ساتھ دیا ترکِ زخارف و زینتِ دنیا میں یہ حدیث آپ ہی سے منقول ہے کہ جو شخص چاندی کے برتن میں کھائے پیئے اسکے پیٹ میں

اور جب رسولؐ نے احرام اتارنے کے لئے قربانی اور سرتراشی کا حکم دیا تو کسی نے حکم کی تعمیل نہ کی آپ رنج و غم کے ساتھ ام سلمہ کے پاس آئے اور انھوں نے یہ مشورہ دیا کہ پہلے آپ بغیر کچھ کہے قربانی دیں اور سر منڈائیں آپ کو دیکھ کر سب لوگ اتباع کریں گے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر تو سب نے سر منڈانا شروع کر دیے۔

۱؎ ہجرتِ حبشہ اور ہجرتِ مدینہ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

آتش دوزخ جلائی جائے گی۔ ایک دن صرف ایسا طوق پہن لیا تھا جس میں سونے کی آمیزش تھی آنحضرتؐ نے اسے ناپسند فرمایا تو آپ نے فوراً اتار دیا پھر اس کے بعد کبھی آپ کے گھر میں دولت مندی کے آثار نظر نہیں آئے۔ آنحضرتؐ سے جو ان کو محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے آنحضرتؐ کے موئے مبارک احتیاط سے چن چن کر جمع کر لئے تھے جس کو بعد آنحضرتؐ اکثر اصحاب نے دیکھا ہے اور بتایا ہے کہ وہ حنا اور کتم سے مخضب تھے۔

وقت اور موقع کی نزاکت پر غور کیا جائے اور دیکھا جائے تو آپ اپنے صبر و استقلال اور کردار کی بلندی اور استحکام میں منفرد نظر آتی ہیں، وہ جس وقت زوجیت پیغمبرؐ میں آئیں تو مختلف رنگ و نسل اور مختلف طبیعت اور مزاج رکھنے والی خواتین خانۂ نبوت میں موجود تھیں جن میں سے بعض سوت ہونے کے ناتے کسی طرح بھی عام عورتوں سے اپنی طینت و سرشت میں بلند نہ تھیں وہ ہر وقت ان کے عیب تلاش کرتی رہتی تھیں لیکن یہ جناب ام سلمہ کے کردار کی پختگی اور بلندی تھی کہ کبھی معمولی سی بھی خامی ان کو نہ مل سکی وہ آئے دن ان کو اذیت پہونچاتی رہتی تھیں لیکن یہ ام سلمہ کا صبر و استقلال تھا کہ جس میں کبھی معمولی سی بھی لغزش نہیں آئی۔

لیکن اس کا مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اگر جناب خدیجہ ان حالات میں ہوتیں تو ویسی زندگی نہ گذار سکتیں جو جناب ام سلمہ نے گذار دی، نہیں وہ بھی اگر ہوتیں تو اسی طرح قوت برداشت بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنے کردار کے استحکام سے نقوش عالم کی خواتین کی تقلید کے لئے چھوڑتیں اور یہ ان کے کردار کی بلندی ہی تو تھی کہ جناب رسول خدا کو ان کے گذر [illegible] تلاش کی فکر اور ضرورت ہی نہ پڑی........

بہرحال جناب خدیجہؑ، جناب فاطمہ زہراؑ اور جناب مریمؑ و آسیہؑ بزبان رسالت افضل ترین خواتین کے حالات زندگی کے ساتھ ہی اشد ضرورت اس کی بھی ہے کہ جناب ام سلمہؓ، جناب ماریہ قبطیہؓ، فضہؓ اور زوجہ حبیب ابن مظاہر اور زوجہ وہب کلبی ایسی باایمان خواتین کے حالات و واقعات بھی نہ صرف اسلامی دنیا کے سامنے بلکہ بغیر قید مذہب و ملت تمام خواتین عالم کے سامنے پیش کئے جائیں اس لئے کہ آج نسوانیت سوز کردار رکھنے والی عورتیں یہ کہہ کر دامن بچا لینے کی کوشش کرتی ہیں کہ رسول ان چار کے لئے جو کچھ فرما گئے اب ان میں پانچواں نمبر تو کسی کو حاصل ہونے والا نہیں، نہ اب کوئی مریم بنت عمران بن سکتی ہے اور نہ فاطمہ زہراؑ۔ ان خواتین کو بتایا جائے کہ اگر مریم و آسیہ اور خدیجہ و فاطمہ نہیں بن سکتیں تو کیا فضہ خادمہ زہراؑ بھی نہیں بن سکتیں، کیا زوجہ حبیب ابن مظاہر کا کردار بھی پیش نہیں کر سکتیں؟

مذکورہ بالا خواتین میں جناب ام سلمہؓ ایک بلند شخصیت کی مالک ہیں وہ بعد خدیجۃ الکبریٰ ازواج رسولؐ میں صدر نشین اور ان کے سر کا تاج کہی جاتی تھیں انھیں زیادہ دنوں [illegible] رہنے کا موقع ملا اور اس طولانی عمر میں ایک عورت جن حالات سے دوچار ہو سکتی [illegible] سب ہی تو گذر گئے انھوں نے بحیثیت ایک لڑکی کے باپ کی اطاعت کر کے بھی دکھائی اور اپنے بھائی اور بہنوں میں کس طرح رہا جاتا ہے اس پر بھی روشنی ڈالی، اور شوہر کی شریک زندگی بن کر کس طرح وفادار ہونا چاہیئے اس کی بھی عملی تعلیم دی، بیوہ ہو جانے کے بعد اپنی غیرت و حمیت کو کس طرح باقی رکھا جائے اس سوال کا جواب بھی ان کے صحیفۂ حیات سے دستیاب ہو جاتا ہے اور پھر اگر شوہر کے گھر میں دوسری ازواج ہوں تو ان میں رہ کر کس طرح

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شوہر کی اطاعت گذاری کی جائے اس کے لئے بھی اپنی سیرت کے عملی نمونے پیش کئے اور ان سب باتوں کے ساتھ اللہ کے حقوق دعوٰ النفس، رسولؐ کے حکم کا اتباع، اہلبیت پیغمبر کے ساتھ محبت اور ان کی پیروی اور بندگان خدا کے حقوق کی ادائیگی اور علمی ترقی میں کسی قسم کی کوتاہی بھی نہ ہو یہ مکمل کردار ہے ام المومنین جناب ام سلمہ کا۔ جس سے دنیا کی ہر عورت کو اپنی حیات کی ژولیدہ زلفوں کو سنوارنے کا موقع مل سکتا ہے اور آج اس کی سخت ضرورت ہے اور اسی ضرورت ہی کے احساس نے ناچیز کو اس اہم کام کے لئے آمادہ کیا.........

ہمارے کرم فرما میجر خورشید صاحب کشمیری برابر اس کوشش میں ہمت افزائی فرماتے رہتے تھے موصوف کو جب معلوم ہوا کہ کتاب تیار ہو گئی ہے تو انھوں نے اس کی طباعت کا انتظام کر دیا۔

خدا کرے ہماری یہ کوشش کسی قابل قرار پائے۔ اور مؤلف، ساعی اشاعت اور ناشر کے لئے اخروی اجر کا ذریعہ ہو۔ آمین

المذنب

مقبول احمد عفی عنہ

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ

نام و نسب

آپ کا نام ہند یا رملہ تھا اور کنیت ام سلمہ (اصابہ ج ۸ صفحہ ۲۰۳)

والد ماجد

آپ کے والد ماجد ابو امیہ سہیل (زاد الراکب) بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر و بن مخزوم ہیں۔ آپ عرب کے صاحبان جود و کرم میں مشہور و معروف ہستی ہیں آپ کے ساتھ سفر کرنے والے جب سفر کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی سواریوں کے لئے زاد (چارہ وغیرہ) ساتھ نہ لیتے تھے اس لئے کہ آپ ان کے کفیل ہوا کرتے تھے اسی سبب سے آپ کو زاد الراکب کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ (اصابہ ج ۸ صفحہ ۲۴۰)۔ آپ عرب کے ایک بڑے جری اور مشہور بہادر اور قریش کے نامور سردار تھے۔ (امہات الامہ مولفہ ڈپٹی نذیر احمد صفحہ ۱۱۲)۔ بعض مورخین کے نزدیک آپ کا نام حذیفہ تھا اور کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقیظہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب تھا۔

[illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس طرح باپ کی طرف سے جناب ام سلمہ کا سلسلۂ نسب چھ واسطوں کے بعد آنحضرت سے مل جاتا ہے۔

والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب تھیں اس طرح آپ رسول خدا کی حقیقی پھوپھی زاد بہن اور ماں کی طرف سے ہاشمی تھیں۔

زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے کہ آپ سے آپ کے بھائی عبداللہ اور ابوطالب بہت محبت فرماتے تھے۔ ابن سعد کا قول ہے کہ آپ مکہ میں مشرف باسلام ہوئیں اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ نے بدر کی لڑائی سے پہلے وہ مشہور خواب دیکھا تھا جو مذہب اسلام کی حقانیت کا ثبوت سمجھا جاتا ہے۔ (اصابہ ج ۸ ص [illegible])

آنحضرت کی ہجرت کے بعد بھی اہل مکہ کی دشمنی پیغمبر اور ان کے دین سے ختم نہیں ہوئی وہ مکہ سے یثرب کی طرف جا نکلتے اور غربائے مدینہ کے دنبے اور اونٹ ہنکالاتے ان کی زراعت اور باغات کو نقصان پہونچا آتے تھے۔ آخر تنگ آکر اہل مدینہ نے بھی آنحضرت کی اجازت پر بطور انتقام ان کا ایک قافلہ لوٹ لیا اس قافلہ میں ایک شخص ضمضم بن عمرو تھا وہ اس حادثہ کی خبر لیکر مکہ گیا اس خبر رسانی کے بعد ہی جنگ بدر ہوئی جس میں قریش کے بڑے بڑے سردار قتل ہوئے۔

ابھی ضمضم بن عمرو مکہ میں پہونچا نہ تھا کہ عاتکہ بنت عبدالمطلب نے خواب میں دیکھا کہ ایک ناقہ سوار آیا ہے اور وہ مقام ابطح اور بالائے دیوار کعبہ و کوہ ابوقبیس پر ٹھہر ٹھہر کر آواز دے رہا ہے الفروا یا آل غدر الی مصارعکم [illegible] مقتل [illegible] کی طرف [illegible] پھر اس شخص نے پہاڑ پر سے

http://fb.com/ranajabirabbas

ایک پتھر مکہ کی طرف پھینکا جس کا ایک ایک ٹکڑا مکہ کے ہر گھر میں پہونچا۔ حضرت عاتکہ اس خواب سے خوف زدہ بیدار ہوئیں اور حضرت عباس سے تمام خواب بیان کیا۔ حضرت عباس بھی خواب کی خوفناک تعبیر کے لیے تیار ہو بیٹھے پھر کسی طرح یہ خواب مشہور ہو کر تمام مکہ میں پھیل گیا، اس پر ابوجہل نے حضرت عباس سے کہا اے ابا فضل تمہارے مرد تو دعوئ نبوت کرتے ہی تھے اب تمہاری عورتیں بھی نبی ہونے لگیں اگر یہ خواب سچ ہوا تو خیر ورنہ تحریر کے ذریعہ سے تمام عرب میں تمہارے خاندان میں دروغ گوئی کو شہرت دی جائے گی، اس خواب کو تین دن نہ گذرے تھے کہ ضمضم بن عمرو فریاد کرتے پہونچا اور جنگ بدر کا اہتمام ہو گیا اور اکثر جانے والے اپنے مقتل میں خواب موت سو گئے۔ (طبقات ج ۸ ص ۲۹)

آپ نے اپنے پدر بزرگوار حضرت عبدالمطلب کی موت پر ایک مرثیہ بھی کہا تھا۔

عقد اول

آنحضرت سے پہلے ام المومنین جناب ام سلمہ کا نکاح ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد سے ہوا تھا جو حضرت عبدالمطلب کی دوسری صاحبزادی برہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے والد نے غیر قبیلہ میں شادی کرنا منظور نہ کیا اور ان کا نکاح ان کے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عبدالاسد مخزومی کے ساتھ کر دیا۔ (ازواج النبی از [illegible])

اس طرح یہ بھی پیغمبر اسلام کے پھوپھی زاد بھائی تھے سابقین اسلام اور مہاجرین اولین حبشہ میں آپ کا نام ہے۔ ابتداء بعثت میں مسلمانوں کی جمعیت اس وقت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بہت کمزور تھی صرف گیارہ مسلمان تھے کفار کی ہر وقت کی ایذا رسانی دم لینے کی فرصت نہ دیتی تھی ایک دن کفار کے تعاقب سے بھاگ کر عبداللہ ابو طالب کے ہاں پناہ گزیں ہوئے، کفار جن میں ابولہب بھی تھا ابی طالب کے مکان پر گئے اور کہنے لگے کہ اپنے بھتیجے کو تو پناہ دیتے ہی ہو اب ہمارے بھتیجے کی بھی حمایت کرنے لگے ابو طالب نے کہا ہاں میں اپنے بھانجے کی بھی حمایت کروں گا۔ (ازواج النبی ؐ ۵ از فرزند محمد علی) جنگ احد میں آپ کو صاحب میسرہ مقرر فرمایا گیا تھا۔ (تاریخ اصحاب قسطلی ص ۳)۔

سب سے پہلے یکم محرم ۳ھ میں طلحہ اور خویلد نے اپنے قبیلہ کو جو کوہستانی علاقہ قطن میں رہتا تھا مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کیا، آنحضرت ؐ کو معلوم ہوا تو آپ نے حضرت ابو سلمہ کو ایک سو پچاس مہاجرین و انصار کے ساتھ اس طرف روانہ کیا یہ خبر سن کر ان کی جماعت منتشر ہو گئی۔ (سیرت النبی جلد ا ص ۳)

حضرت ابو سلمہ اور ام سلمہ دونوں میں بے پناہ محبت تھی زندگی بڑی خوشگوار گزر رہی تھی ایک دن ام سلمہ نے کہا میں نے سنا ہے کہ اگر مومن شوہر مر جائے اور عورت دوسرا نکاح نہ کرے تو جنت کا محبت سے آباد کرنے والا (خدا) دونوں کو اس دنیا میں بھی ساتھ کر دیتا ہے آیئے ہم اور آپ عہد کریں کہ جو کوئی باقی رہ جائے وہ عقد نہ کرے ابو سلمہ نے بڑی توجہ سے یہ گفتگو سنی اور ام سلمہ کے گوشہ دل میں جو پاکیزہ خیال تھا اس کا اندازہ کر کے کہنے لگے تم میرے بعد اپنی زندگی بیوگی میں بسر نہ کرنا اور اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالنا کیا میں جو کچھ کہوں اس کو مانو گی ام سلمہ نے اقرار کیا اور فرمایا! آپ کی اطاعت میرے اوپر فرض ہے ابو سلمہ نے کہا میں حکم دیتا ہوں کہ تم میرے بعد نکاح ثانی ضرور کرنا۔ پھر کہا ابو سلمہ نے دعا کی کہ خداوندا میرے بعد ام سلمہ کو مجھ سے بہتر

شوہر عطا فرما۔ (ابن سعد ج ۸ و ناسخ التواریخ ج ا ص ۲۱۵)

یہ واقعہ زن و شوہر کی محبت و الفت کی عکاسی کر رہا ہے زوجہ اپنی راحت کو شوہر کے نام پر نثار کر رہی ہے اور شوہر اپنے جذبات کو زوجہ کے آرام پر قربان کر رہا ہے۔

حضرت ام سلمہ کا دل جس شوہر کے ساتھ ساتھ تھا ایمان بھی شوہر کے ہمراہ رہا یہ دونوں زن و مرد نبوت کے عہد اولی میں ایمان لائے۔ ڈپٹی نذیر احمد مرحوم امہات الامہ میں لکھتے ہیں کہ جناب ام سلمہ کی ولادت پیغمبر ؐ کی نبوت سے نو برس پہلے ہوئی تھی یعنی جس وقت یہ پیدا ہوئیں پیغمبر ؐ کی عمر اکتیس برس کی تھی یہ ان لوگوں میں تھیں جو راستی طبیعت کے تقاضے سے اسلام کی منادی سنتے کے ساتھ بے چون و چرا پیغمبر صاحب پر ایمان لے آئے اور بقدر رسائی دوسروں کو ترغیب دی چنانچہ انھوں نے اپنے شوہر ابو سلمہ کو سمجھایا اور وہ بھی السابقون الاولون کے زمرہ میں داخل ہو گئے ان سے پہلے صرف دس اشخاص حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے (امہات الامہ ص ۱۲۴)

کفار کے علم سے تاب نہ لا کر پہلی ہجرت حبشہ کی طرف کی اور دوسری ہجرت حبشہ سے واپسی کے بعد مدینہ منورہ کی ہوئی۔ حبشہ کی ہجرت اور افریقہ کے دشوار گزار راستوں کو طے کرنے کا تذکرہ، دربار نجاشی کے حالات اور دربار کی پادریوں سے حضرت جعفر ابن ابی طالب کا مناظرہ، عمرو بن العاص اور ابو سفیان کے کانسابیت سوز واقعات زیادہ تر ام سلمہ ہی کے ذریعہ دریافت ہوئے۔ آپ نے ان حالات کو جس لطف سے بیان فرمایا ہے کہ ہر ہر لفظ پکار رہا ہے۔ القصہ کر نے زور بیان و بنیاد۔

دوسری ہجرت میں بھی آپ شوہر کے ساتھ تھیں یہ سفر تنہا طولانی تھا اکیلے نکلے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدینہ منورہ تک جانا تھا مگر اس سفر میں اللہ کا عطا کیا ہوا ایک ساتھی (سلمہ) بھی تھا جو حبشہ میں پیدا ہوا تھا اور ماں باپ کی گود میں مکہ معظمہ پہونچا تھا ابھی چھوٹا سا بچہ تھا جس کے نام نے دنیا میں آکر باپ کو ابو سلمہ اور ماں کو ام سلمہ کی کنیت دی دی تھی۔ ابو سلمہ نے کمر ہمت باندھی عرب کا سفری رفیق (اونٹ) سج سجا کر تیار ہوا اور ام سلمہ ننھے سے بچے کو گود میں لے کر اس کی پیٹھ پر سوار ہو گئیں ابو سلمہ نے مہار ناقہ پکڑی مگر راہ تحدد کش تھی اس لئے کہ کفار قریش ہر قافلہ کو روک لیا کرتے تھے ابو سلمہ کو بھی یونہی روکا گیا اور ایک حیلہ بھی پیدا کر لیا گیا۔ بنی مغیرہ نے ام سلمہ کو اپنا پابند کیا اور بنی عبد الاسد سلمہ کو ماں کی گود سے لینے کے لئے بڑھے بچہ اپنی ماں سے لپٹ گیا لیکن کہاں وسعت ستم اور کہاں معصومیت، بچے کی ننھی ننھی مٹھیاں کھول لی گئیں اور بچہ ماں کی گود سے جدا کر لیا گیا چونکہ ہجرت کا حکم دربار نبوت سے نکل چکا تھا اس لئے ابو سلمہ نے راہ خدا سے منھ نہ پھیرا بیوی اور بچہ کو خدا کے سپرد کر کے چل دئے اور مدینہ پہونچ گئے۔ حضرت ام سلمہ اپنی یہ دردناک کہانی خود بیان فرماتی ہیں کہ میں عجب مصیبت میں تھی تین ساتھی تھے اور تینوں الگ الگ۔ ام سلمہ صبح سویرے اٹھتی تھیں اور مقام ابطح پر بیٹھ کر رونا شروع کرتی تھیں جب آفتاب کی طرح درد و غم سے دل ڈوب جاتا تو نالے ختم ہو جاتے گویا ام سلمہ کی چشم گریاں چشمہ مشرق و مغرب کو ملا دینے والی نہر تھی جو صبح سے شام تک جاری رہتی تھی۔

کاوے کاوے سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

http://fb.com/ranajabirabbas

آپ فرماتی ہیں کہ پانچ چھ دن اسی طرح روتے روتے گزارے تو ایک مرد خدا ادھر آ نکلا، اس کو میرے حال زار پر رحم آیا اور وہ سفارشی بن کر بنی مغیرہ کے پاس گیا اس نے کہا اب اس غریب ام سلمہ کو آزادی کا پروانہ دید یجئے بنی مغیرہ اس وقت کچھ نیکی کی طرف مائل تھے اجازت دینے پر راضی ہو گئے، بنی عبد الاسد بھی سلمہ کو واپس کر گئے ام سلمہ نے کمر ہمت باندھی اگرچہ کوئی ساتھی نہ تھا نہ کوئی قافلہ جا رہا تھا مگر خدا پر بھروسہ کر کے ناقہ پر سوار ہو کر مکہ سے مدینہ کا رخ کیا، عرب کا خطرناک راستہ تھا اور دور و دراز کا سفر اور راستہ سے ناواقفیت آپ ہی مسافر تھیں اور آپ ہی راہبر۔ مقام تنعیم پر عثمان بن طلحہ کلید بردار خانہ کعبہ سے ملاقات ہوئی عثمان نے تنہا دیکھ کر حال معلوم کیا کہ کیا بالکل تنہا ہیں۔ ام سلمہ نے کہا ہاں بس اوپر خدا اور نیچے زمین پر یہ بچہ، عثمان کو رحم آیا اور ناقہ کی مہار تھام کر ساتھ ہو لیا کہا ہے کسی نے۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزارہا شجر سایہ دار راہ میں ہیں

آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عثمان سا شریف آدمی نہیں دیکھا منزل پر ناقہ کی مہار چھوڑ کر خود دور کھڑے ہو جاتے تھے جب میں اتر پڑتی تھی تو خود دور کسی درخت کے نیچے سو رہتے تھے صبح کو ناقہ پر کجاوہ باندھ کر ہٹ جاتے تھے جب سوار ہو لیتی تھی تو مہار ناقہ پکڑ کر چلنے لگتے تھے۔ (امہات الامۃ۔ ڈپٹی نذیر احمد) غرض خدا خدا کر کے سفر تمام ہوا، قریہ بنی عمرو بن عوف (قبا) نظر آیا تو عثمان نے کہا تمہارا شوہر اسی قریہ میں ہے ڈھونڈ لو یہ کہہ کر عثمان مکہ کی طرف واپس ہو گئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہجرت کرنے والی عورت یہی ام سلمہ ہیں۔ قبا پہونچیں تو لوگ آپ کا حال پوچھتے تھے اور جب آپ اپنے باپ کا نام بتاتیں تو ان کو یقین نہ آتا تھا یہ حیرت آپ کے تنہا سفر کرنے پر تھی۔ شرفا کی عورتیں اس طرح باہر نکلنے کی جرأت نہیں کرتی تھیں لیکن جب کچھ لوگ حج کے ارادہ سے مکہ روانہ ہوئے اور انھوں نے اپنے گھر رقعہ بھجوایا تو اس وقت لوگوں کو یقین آیا کہ وہ واقعی ابو امیہ کی بیٹی ہیں، ابو امیہ چونکہ قریش کے نہایت مشہور اور معزز شخص تھے اس لئے حضرت ام سلمہ بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی گئیں۔ (مسند ج ۶ ص ۳۰۷)

مدینہ آنے ہوئے اور شوہر کی خدمت میں صرف چند ہی روز گذرے تھے کہ ابو سلمہ نے جنگ احد میں شرکت کی ایک گہرا زخم لگا گھر واپس آئے علاج شروع کیا زخم رو بصحت نظر آیا تو آنحضرتؐ نے ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ابو سلمہ وہاں سے ۲۹ روز کے بعد واپس ہوئے مگر زخم کا انگور پھٹ چکا تھا آپ کی بیوی نے بستر علالت پر خدمت کی، آنحضرتؐ بنفس نفیس عیادت کو تشریف لائے مگر دوا نے کچھ فائدہ نہ کیا اور ۸ جمادی الاوّل ۴ھ کو وفات پائی، ابو سلمہ کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں آنحضرتؐ نے خود بند کیں اور دعا فرمائی اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العالمین اللھم فسح فی قبرہ ونور لہ فیہ خداوندا ابو سلمہ کو بخش دے اور ان کے مرتبہ کو ہدایت یافتہ اصحاب میں بلند فرما اور ان کے پسماندگان کی ان کے بجائے نگرانی و حفاظت کر اور ہماری اور ان کی تم بخشش فرما اے دو عالم کے خدا اے خدا ابو سلمہ کی قبر کو کشادہ کر اور ان کیلئے ان کی قبر کو روشن فرما۔

ابو سلمہ نے دو ہجرتیں کیں خدا نے ان کو جہادوں کا ثواب بھی عطا فرمایا، آنحضرتؐ نے نماز جنازہ میں نو تکبیریں فرمائیں، بعض لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے۔ فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ ہزار تکبیروں کے مستحق تھے دفن کے بعد بھی آنحضرتؐ تعزیت کے لئے تشریف لائے تو گھر کا وہ عالم دیکھا جو شوہر کی جدائی میں ایک چاہنے والی بیوی کا ہو سکتا ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ج ۶ ص ۲۹۷) ام سلمہ بین کر رہی تھیں آنحضرتؐ چٹائی پر بیٹھ گئے۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ اتنی دیر تک ابو سلمہ کے مراتب جنت اور جو کچھ اس دنیا میں عطا کیا گیا اس کا ذکر فرماتے رہے کہ دست مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے، ام سلمہ اس وقت وہ دعا پڑھ رہی تھیں جس کو ابو سلمہ نے خود آنحضرتؐ سے سن کر نقل کیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ مصیبت زدہ کو بعد وفات انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا چاہیئے اللھم عندک احتسب مصیبتی ھذا اللھم اخلفنی فیھا خیرا پروردگار اس مصیبت کا اجر خزانہ قدرت میں جمع رکھ اور اس مصیبت کے بعد اس سے بہتر عطا کر کیونکہ خود ام سلمہ سن چکی تھیں کہ مریض و میت کے قریب کلام خیر کرو اس لئے کہ اس وقت ملائکہ آمین کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے پھر ام سلمہ سے ان الفاظ کے ساتھ تعزیت کا رسم پورا فرمایا اللھم عز حزنھا واجبر مصیبتھا وابدلھا خیرا منھا خداوندا اس مصیبت میں ان کو صبر عطا فرما اور ان کی مصیبت کا عوض دے اور اس کو نیکی سے بدل دے جو اس سے اچھی ہو۔ (تاریخ التواریخ ج ۱ ص ۱۴۵) ام سلمہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ فراق شوہر میں کیا کہا کروں آپ نے فرمایا کہو اللھم اغفر لی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ولدہ واعقبنی منہ عقبا حسنا خداوندا میری اور ابوسلمہ کی بخشش فرما اور ان کے بعد ام سلمہ کو ان سے بہتر وارث عطا کر۔ (تذکرۃ الصحابیات ص۱۱۵)

بیوگی اور عقد ثانی

آپ کے شوہر جناب ابوسلمہ تو اپنی بہادری اور شجاعت کے ساتھ راہ خدا میں جان دے کر راہی جنت ہو گئے لیکن آپ کے لیے یہ وقت بڑا ہی صبر آزما تھا شوہر نے چار چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے تھے۔ پردہ دار عورت کے لیے شوہر کے مرنے کے بعد اپنا پیٹ پالنا ہی دشوار ہوتا ہے چہ جائیکہ معصوم بچوں کی پرورش کی ذمہ داری اور ان کے اسباب پرورش کا فراہم کرنا۔

لیکن خدا پر اعتماد خاتون کو وہ توفیق دے اور اس راہ پر چلائے جس پر جناب ام سلمہ نے صبر و استقلال کے ساتھ زندگی کو بسر کیا کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلایا اور نہ کسی سے امداد کی خواہش کی، چکیاں پیس کر اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتی رہیں، اگر کسی روز فاقہ ہو جاتا تو غیرت دار اتنی تھیں کہ کسی پر ظاہر نہ ہونے دیتی تھیں، ایک دن ایک ہمسایہ عورت نے چہرہ سے فاقہ کا پتہ لگا لیا وہ فوراً اپنے گھر گئی اور چند روٹیاں لا کر حضرت ام سلمہ کے سامنے رکھ دیں، آپ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور یہ فرما کر واپس کر دیا کہ میں اپنے اور اپنے بچوں کو مفت خوری کی عادت ڈالنا نہیں چاہتی ابھی میرے بدن میں محنت مزدوری کرنے کی طاقت ہے پھر کیوں کسی کا احسان لوں۔ یہ جواب سن کر ہمسایہ عورت حیرت زدہ ہو گئی۔ کیا یہ واقعہ ہماری

http://fb.com/ranajabirabbas

خواتین کے لئے باعث عبرت نہیں جو محنت و مزدوری کو اپنے لئے ننگ و عار سمجھتی ہیں اور خیرات کے ٹکڑوں پر اپنی زندگی بسر کر رہی ہیں۔" اسلام کی خاطر جتنی مصیبتیں بی بی ام سلمہ نے جھیلیں کسی اور مسلمان مہاجر بی بی نے نہیں جھیلیں اور اسی وجہ سے ان کی پوری دلجوئی اور تسلی بجز اس کے اور کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی تھی کہ پیغمبر اسلام ان کو اپنی زوجیت کا شرف عنایت فرمائیں اور آخر کار ایسا ہی ہوا۔"

(امہات الامہ ڈپٹی نذیر احمد ص۱۴۰)

عقد ثانی

۲۰ شوال سنہ ۴ھ کو جناب ام سلمہ کا زمانہ عدت تمام ہوا لوگوں کے پیام آنے لگے حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے بھی پیغام دیئے مگر ام سلمہ نے صاف انکار کر دیا، آنحضرتؐ نے بھی تین مرتبہ پیام دیا مگر عذر فرمائے عذر بھی تین ہی تھے اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ ایک نیا عذر پیش کیا جاتا تھا جس کا جواب آنحضرتؐ کسی سے کہلوا بھیجتے تھے حضرت عمر پیامبر تھے مگر یہ روایت صرف اصابہ کی ہے اور کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ پہلا عذر یہ تھا کہ میرا سن زیادہ ہو چکا ہے۔ آنحضرتؐ نے جواب دیا کہ میری عمر تم سے بھی زیادہ ہے، دوسرا عذر یہ تھا کہ میں بہت غیور عورت ہوں، آپ نے فرمایا غیر ضروری غیرت بھی باقی نہ رہے گی، تیسرا عذر یہ تھا کہ میری اولاد ہے اور کمسن ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ان کی پرورش خدا اور رسول کریں گے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ پھر آپ [illegible] آنحضرتؐ نے فرمایا کہ [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

کوئی شخص میرے ساتھ نکاح سے عذر نہ کرے گا اور سب رضامند ہو جائیں گے۔
(طبقات ابن سعد ج ۸ صفحہ ۹۱، تاریخ التواریخ ج ا صفحہ ۱۶)

اس نکاح کی خصوصیت ہے کہ نہ ام سلمہ کی طرف سے پیغام دیا جاتا ہے اور نہ رخصتی پر اصرار ہوتا ہے بلکہ عذر پر عذر پیش کیے جاتے ہیں جن کو آپ کی خاندانی غیرت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے یہ نکاح شوال کی آخری تاریخوں میں واقع ہوا، مہر میں اختلاف ہے لیکن بعض مورخین کہتے ہیں کہ ام سلمہ کا مہر چار سو دینار تھا جس کو شاہ حبش نے اپنے خزانے سے ادا کیا۔ (بحار الانوار ص ۳۲)

حضرت ام سلمہ آنحضرتؐ کی تعلیم کردہ دعا پڑھتے ہوئے اکثر اپنے دل میں کہتی تھیں کہ میرے لیے ابو سلمہ سے بہتر کون ہوگا مگر جب نکاح ہو گیا تو آپ نے تاثیر دعا اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔

نکاح کے بعد آپ نے اپنا مکان خود صاف کیا آنحضرت کے لیے کھانا پکا کر رکھا آنحضرتؐ شام کو تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا آرام کیا اور صبح کو ام سلمہ کے لیے دعا برکت دے کر فرمایا کہو تو تمہاری باری کا پہلا ہفتہ مقرر کر دوں، مگر اس صورت میں تمام ازواج کے لیے بھی ہفتہ ہفتہ مقرر کرنا ہوگا۔ حضرت ام سلمہ نے فرمایا میں آپ کی رضا کو بہتر جانتی ہوں پھر حضرت ام سلمہ خانۂ نبوت میں تشریف لائیں اور اس مکان میں قیام فرمایا جس میں آپ سے پہلے ام المومنین زینب کا قیام تھا۔ آنحضرتؐ نے دیگر ازواج کی طرح آپ کو بھی آٹا پیسنے کی چکی مشکیزہ پانی بھرنے کے لیے اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں لیف خرما بھری ہوئی تھی عطا فرمایا (طبقات) حضرت ام سلمہ نے پہلے روز اپنے ہاتھ سے عصیدہ تیار فرمایا، یہی طعام ولیمہ تھا عصیدہ عرب کا ایک [illegible] چربی سے تیار کیا جاتا ہے۔

آپ نہایت حیادار بی بی تھیں ابتداً جب آنحضرتؐ مکان میں تشریف فرما ہوتے تو آپ غیرت سے اپنی لڑکی (زینب) کو گود میں بٹھا لیتیں آپ یہ دیکھ کر واپس جاتے، حضرت ام سلمہ کے رضاعی بھائی عمار یاسر کو معلوم ہوا تو بہت ناراض ہوئے اور لڑکی چھین لے گئے لیکن بعد میں یہ بات کم ہوتی گئی اور جس طرح دوسری ازواج رہتی تھیں وہ بھی رہنے لگیں۔ (مسند ج ۶ ص ۲۹۵)

آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل میں حضرت عائشہ کا ایک مقام ہے جس کو کسی بی بی نے کم نہیں کیا، جب ام سلمہ سے عقد ہو گیا تو آپ سے پوچھا گیا کہ کیا اب بھی وہ منزلت باقی ہے تو آپ خاموش ہو گئے، راوی کہتا ہے کہ یعنی ام سلمہ نے اس منزلت کو کم کر دیا۔ (طبقات ج ۸ ص ۶۲) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے جب ام سلمہ سے عقد فرمایا تو مجھے شدید رنج ہوا، ابن سعد نے ان کے قول کو نقل کیا ہے حزنت حزناً شدیداً یعنی مجھ کو سخت رنج پہنچا اس لیے کہ لوگ ان کے حسن و جمال کے معترف تھے اور جب میں ان کا تصور کرتی تھی تو ان کو اس تعریف سے بھی بالاتر سمجھتی تھی آخر میں نے حضرت حفصہ سے ذکر کیا چونکہ ہم دونوں ایک رائے تھے یہ سن کر انہوں نے کہا یہ صرف رشک ہی رشک ہے میں ان کو دیکھ چکی ہوں نہ وہ ویسی ہیں جیسی تعریف کی جاتی ہے اور نہ اس تعریف کے قریب البتہ خوبصورت ضرور ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ حفصہ نے سچ کہا تھا اور یہ میرا صرف رشک ہی رشک تھا۔

حضرت عائشہ بھی زوجیت پیغمبر میں آنے کے بعد ساری عمر حسد ہی کرتی رہیں کبھی ام سلمہ سے حسد کبھی ماریہ قبطیہ سے اور کبھی خدیجۃ الکبریٰ سے یہاں تک کہ جرم ازواج

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سے نکل کر اصحاب پیغمبر تک کو نہ چھوڑا اے

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں

حضرت سلمان فارسی کے بارے میں فرماتی ہیں کہ آپ کی شب کی نشست اتنی طولانی ہوتی تھی کہ مجھے خطرہ پیدا ہو جاتا تھا کہ کہیں میری باری کا وقت بھی اس نشست میں نہ گزر جائے۔ (ترجمہ اسد الغابہ ج ۴)

آپ نے اپنی طلب نفسانی اور داستان شہوانی کو کچھ اس طرح الم نشرح کیا ہے کہ رسول اسلام کو عام انسانوں سے بھی (معاذ اللہ) پست کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا جس کے باعث اقوام عالم کو آنحضرتؐ کے بارے میں رنگیلا رسول لکھنے اور کہنے کا موقع مل گیا۔

عرفانِ نبوّت اور فرض شناسی

دنیا کی تاریخ ایسی خواتین کے تذکروں سے خالی نہیں ہے جنھوں نے ملک و ملت کی خدمات انجام دیں اور اوراق تاریخ کو اپنے کارناموں سے مزین کیا لیکن صرف اسلام کا دامن ہی ایسی عورتوں سے بھرا پڑا ہے جنھوں نے گھر کی چار دیواری میں رہ کر ہی اپنے عظیم کردار کے ذریعہ روحانیت کو سر بلند کیا، اپنی گود کے پروردہ نونہالوں کو وہ تعلیم دی جس پر انسانیت فخر کر سکے اور دین و مذہب کی علمی و عملی خدمت کر کے اس کے دیرپا اثرات چھوڑے۔

اسلام کی تاریخ میں ایسی عورتوں کی خاصی تعداد موجود ہے جناب مریم، جناب آسیہ

بنت مزاحم، جناب ہاجرہ، جناب سارہ، جناب آمنہ مادر گرامی جناب رسالت مآبؐ، جناب فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام، جناب خدیجۃ الکبریٰ، جناب ام سلمہ اور سب سے بڑھ کر سیدہ عالمیان فاطمہ زہرا یہ وہ خواتین ہیں جن پر اسلام کو ناز ہے۔

ان مقدس باعظمت خواتین میں سے جناب ام سلمہ بھی ہیں آپ زندگی کے ہر دور سے بڑی خوبی اور خوبصورتی کے ساتھ گزر گئیں وہ باپ کے یہاں ایک اطاعت شعار بیٹی کی حیثیت سے رہیں اور جب شادی ہو گئی تو شوہر کی وفادار بیوی۔ ان کا اپنے شوہر سے یہ کہنا کہ آؤ ہم تم عہد کریں کہ جو باقی رہ جائے وہ عقد نہ کرے ان کی وفاداری کی اعلیٰ مثال ہے۔

. . . .

ایک عورت کے لئے وہ وقت بڑا ہی صبر آزما ہوتا ہے کہ جب اس کے سر کا تاج شوہر نہ رہے اور جب کہ اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ بھی ہو، وہ والی و وارث کے دنیا سے اٹھ جانے پر عورت کو اپنی غیرت و حمیت کو کس طرح باقی رکھنا چاہیے زندگی کی اس سخت منزل سے جناب ام سلمہ دو مرتبہ بڑی ثابت قدمی سے ہو کر گزری ہیں وہ پہلے شوہر کی وفات کے بعد بیوگی کے عالم میں اپنے بچوں کا محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتی رہیں اور اپنے مرنے والے شوہر کے حکم پر ہی دنیا کی عظیم شخصیت کی زوجہ بننے کا شرف حاصل کیا اور پھر بیوہ ہو گئیں تو وفات شوہر کے بعد گھر سے قدم باہر نہ نکالا بلکہ دوسری ازواج کو اس کی تعلیم بھی دی۔

چنانچہ جب حضرت عائشہ نے بصرے کی جانب طلحہ اور زبیر کے ساتھ امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے جنگ کرنے کی [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جنھوں نے ان کو نصیحت فرمائی یہ اور بات ہے کہ انھوں نے ان کی نصیحت پر عمل نہ کیا۔

جناب ام سلمہ سابقین اسلام میں داخل ہیں وہ آنحضرتؐ کی نبوت پر سچے دل سے ایمان لائی تھیں، دین و مذہب کی راہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہوئے انھوں نے ہر تکلیف اور مصیبت کو برداشت کیا، وہ حبشہ کے مہاجرین میں تھیں اور پھر مدینہ بھی ہجرت کر کے اسی طرح آئیں کہ اپنی اس ہمت و جرأت میں وہ انفرادی حیثیت رکھتی تھیں۔ آنحضرتؐ سے قریبی رشتہ تھا لیکن جس طرح آنحضرتؐ کو اپنے عزیزوں سے صرف رشتہ کی بنا پر نہیں بلکہ ان کے ایمان کے باعث محبت تھی اسی طرح حضرت ام سلمہ کے ایمان اور ان کے عمل کی وجہ سے بے پناہ محبت تھی وہ عقد سے پہلے بھی آنحضرتؐ کے یہاں آتی جاتی تھیں چنانچہ حضرت فاطمہ زہرا کی رخصتی کے موقع پر ام سلمہ نے جو رجز پڑھی تھی وہ یہ ہے:۔

(۱) سرن بعون اللہ جاراتی — واشکرنہ فی کل حالات

(۲) واذکرن ما انعم رب العلی — من کشف مکروہ و آفات

(۳) فقد ھدانا بعد کفر وقد — انعشنا رب السمٰوٰت

(۴) وسرن مع خیر النساء الوری — تفدی بعمات وخالات

(۵) یا بنت من فضلہ ذو العلی — بالوحی منہ والرسالات

ترجمہ:۔

(۱) ہماری سہیلیاں خدا کی مدد سے رواں ہوں اور شکر کریں خدا کا ہر حال میں۔

(۲) اور تذکرہ کریں خدا کے احسان کا جو اس نے مصیبت اور آفات سے بچانے میں کیا ہے۔

(۳) البتہ اس نے ہم کو کفر سے نکال کر راہ راست دکھائی اور اس آسمانوں کے پروردگار نے ہم کو اعلیٰ مراتب پر پہونچایا۔

(۴) ہماری سہیلیاں رواں ہوں بہترین زنان عالم کے ساتھ جن پر پھوپھیاں اور خالائیں قربان ہو رہی ہیں۔

(۵) اے اس کی صاحبزادی جس کو خدا نے سب پر فضیلت دی تاج وحی اور خلعت رسالت پہنا کر۔ (اعیان الشیعہ الجزو الثانی ماخوذ سیرت فاطمہؑ ص۵۰)

نکاح کے بعد ۲۹ دن یا ایک مہینہ کے بعد علی علیہ السلام نے ام ایمن کے ذریعہ ام سلمہ ہی سے سیدۂ عالم کی رخصتی کے بارے میں کہلوایا تھا اور ام سلمہ ہی رسولؐ کی خدمت میں یہ درخواست لے کر پہونچی تھیں اور آنحضرتؐ نے آپ ہی کے گھر میں اپنی دختر نیک اختر کو دلہن بنانے کے لئے حکم دیا ....

.... عرض کرنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ آنحضرتؐ حضرت ام سلمہ کے کردار سے اچھی طرح واقف تھے آپ کے ساتھ ازدواجی رشتہ قائم کرنے میں ایک غرض تو ان کی اور ان کے بچوں کی کفالت تھی، دوسرا مقصد یہ تھا کہ ام سلمہ کے ذریعہ نبوت کدہ سے آپ کے کردار کی سچی تصویر برآمد ہو سکے۔ چونکہ آپ کے بیت الشرف میں بعض عورتیں ایسی بھی تھیں جن کو آپ نے بمصلحت داخل بزم ازدواج کر لیا تھا اور جن سے آنحضرتؐ کو روحانی اذیت پہونچتی رہتی تھی اور جو آپ کے کردار کی وہ بھیانک تصویر پیش کر رہی تھیں جو رسول اعظمؐ کے شایان شان نہ تھی۔ بعض ازواج نے اپنے ساتھ آنحضرتؐ کی محبت کو اس انداز میں پیش کیا تھا کہ جس کو پڑھ کر مطالعہ کرنے والا یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا یہ اللہ کا بھیجا ہوا رسول تھا جس کے کردار کی یہ عکاسی ہو رہی ہے ... (معاذ اللہ)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گرا ہوا ہے مثلاً ام المومنین حضرت عائشہ دوسری ازواج پر اپنی منزلت اور افضلیت
کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ کسی باکرہ لڑکی کو زوجیت آنحضرتؐ کا شرف سوائے
میرے حاصل نہ ہوا۔

(۲۰) یا میں اور رسول ایک ظرف میں غسل کرتے تھے دوسری عورتوں کو یہ شرف حاصل نہ
تھا۔ آنحضرت جب نماز پڑھتے تو میں ان کے سامنے لیٹ جاتی تھی (حبیب السیر ج ۱ ص ۴۲۲)
یہ وہ رکیک باتیں ہیں جن کو لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اللہ کا نبی بچارہ رسول نہ ہوا
معاذ اللہ خاکم بدہن ایک .... ہوگیا بلکہ (نعوذ باللہ) آنا ہی نہیں اللہ نے اپنے پاکیزہ دین
کے قوانین کے نزول کے لئے بس انھیں محترمہ کے مخنث کدہ کو منتخب فرمایا تھا اگر رسول
کسی دوسری بیوی کے حجرہ میں ہوتے تو وحی نازل ہی نہ ہوتی تھی۔ حبیب السیر میں ہے
"در جامہ خواب ہیچ یک از ازواج طاہرات وحی نازل نمی شد مگر در خواب جامگی"
آپ فرماتی ہیں کہ آنحضرت جب کسی دوسری بیوی کے کپڑے (لحاف) میں ہوتے
تو وحی نازل نہ ہوتی تھی مگر جب میرے کپڑے (لحاف) میں ہوتے تو نزول وحی ہوتا۔

(حبیب السیر ج ۱ ص ۴۲۲)

گویا وحی تو ان محترمہ کی وجہ سے آئی، اگر پیغمبر اسلام کی وجہ سے آتی تو یہاں بھی
ہوتے وہاں آتی، اس طرح سوائے چند آیات کے سارا قرآن حضرت عائشہ کی محبت
کا مرہون منت ہے غیر اقوام ایسی باتیں سن کر مضحکہ اڑاتی ہیں تو اس میں ان کا
قصور کیا ہے۔ بھلا وحی الٰہی کو کسی عورت کے ساتھ سونے سے کیا تعلق۔

برخلاف اس کے ام سلمہ کی زندگی آنحضرت کے لئے مفید زندگی تھی ام سلمہ
کو آنحضرت [illegible] کا اور ازواج سے۔ اس اعتبار سے

http://fb.com/ranajabirabbas

ام سلمہ بھی ان حالات سے واقف تھیں جو آنحضرتؐ کے طرز زندگی سے تعلق رکھتے
ہیں اور آپ قوت برداشت میں بھی عامۃ المسلمین کے نزدیک حضرت عائشہ کے بعد
تمام ازواج سے بہتر مانی جاتی ہیں مگر آپ سے ایک حدیث بھی ایسی نقل نہیں
ہوئی جو خلاف شان نبوت و رسالت ہو۔ حضرت ام سلمہ سے آنحضرتؐ کی
عبادت و ریاضت اور دیگر مشاغل خاصۂ نبوت کا علم ہوتا ہے۔ آپ سے
کسی نے آنحضرتؐ کی عبادت شب کو دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کان
یصلی العشاء الآخرۃ ثم یسبح ثم یصلی بعدھا ما شاء اللہ
من اللیل ثم ینصرف فیرقد مثل ما صلی ثم یستیقظ من نومہ
تلک فیصلی مثل ما نام وصلوتہ الاخر تکون الی الصبح
آنحضرتؐ نماز عشاء کے بعد تسبیح پڑھتے تھے اور پھر نماز پڑھتے تھے (ایک
خاص وقت تک) پھر مصلے سے اٹھ بیٹھتے تھے اور اتنی دیر آرام کرتے تھے جتنی
دیر نماز پڑھی تھی پھر بیدار ہو جاتے تھے اور اتنی ہی دیر پھر نماز پڑھتے تھے
جتنی دیر آرام فرمایا تھا آپ کی آخری نماز (نماز صبح سے) مل جاتی تھی۔ ایک مرتبہ
کسی شخص نے حضرت ام سلمہ سے پوچھا کہ آنحضرت کا باطن ہم کو بتا دیجئے آپ
نے جواب دیا آنحضرت کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ (مسند امام حنبل ج ۶ ص ۳۰۹)

اس مختصر سے جملہ میں جناب ام سلمہ نے پورا کردار رسالت سامنے رکھ دیا ہے مطلب
یہ تھا کہ جس طرح آنحضرتؐ ظاہر میں صادق، امین، عادل اور منصف ہیں اور خلق عظیم
پر فائز ہیں اسی طرح باطن میں بھی ہیں وہ اللہ کے سچے رسول ہیں، ظاہر اور باطن
میں فرق ان لوگوں کے لئے ہوا کرتا ہے جو جھوٹے ہوتے ہیں

....

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

.... جناب ام سلمہ خانۂ نبوت میں آنے سے قبل ہی حکم خدا و رسول
پر عمل پیرا تھیں اور یہ حکم الٰہی کی پابندی کا نتیجہ ہی تھا کہ اپنے جینے والے شوہر کی
ہمیشہ وفادار رہیں اور مرتے دم تک کسی کی زبان پر شکوہ نہ آیا لیکن اب وہ خود
پیغمبر اسلام کی زوجیت میں آ گئیں چاہیے تو یہ تھا کہ دوسری بعض ازواج کی طرح
وہ بھی اس پر فخر کرتیں مگر ایسا نہیں ہوا انھوں نے کبھی اس پر فخر و ناز نہیں کیا کہ وہ
مرسل اعظم کی بیوی ہیں کیوں اس لیے کہ وہ جانتی تھیں ؎

جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

انھوں نے ایک عظیم شخص کی زوجہ ہونے کے ناتے احتیاط کی کوشش کی کہ ایسے
شوہر کے دامن پاکیزہ پر میری وجہ سے کوئی دھبہ نہ لگ جائے یہ تو حضرت عائشہ
ہی تھیں کہ جنھوں نے پیغمبر اسلام کو دنیا کے ان شوہروں جیسا سمجھ لیا تھا جو حسن و
شباب کے فریفتہ اور گرویدہ ہوتے ہیں جناب عائشہ کو نبوت کی قطعاً معرفت نہ تھی
لیکن جناب ام سلمہ نبوت کی بلندی کی پوری معرفت رکھتی تھیں اس لیے نبوت کو وہ ہی
اگر انھوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں شدت سے کام لیا، ہر اس کام کو ترک کیا جو
آنحضرتؐ کو ناپسند تھا اور ہر اس امر کو بجا لائیں جس میں سرکار دو عالمؐ کی رضا ہوتی۔
نکاح کے دوسرے ہی دن بعد آنحضرتؐ نے فرمایا اگر کہو تو تمہاری باری کا بھی ہفتہ
مقرر کر دوں مگر اس صورت میں تمام ازواج کے لیے بھی ہفتہ ہفتہ مقرر کرنا پڑے گا۔
حضرت ام سلمہ نے فرمایا میں آپ کی رضا کو بہتر جانتی ہوں لہٰذا میں آپ کی منشا کے ساتھ
ہوں، جس میں آپ خوش اسی میں میں خوش۔ برخلاف اس کے جناب عائشہ آنحضرتؐ
سے خواہش رکھتی تھیں کہ دوسری ازواج کی باری بھی انھیں کو مل جائے۔

جیسا کہ عصر جدید کے نامور عربی مورخ عباس محمود العقاد کی اس عبارت سے ظاہر ہے:۔

"تمام بیویوں میں حضرت ام سلمہ حضرت عائشہ کا کھلم کھلا مقابلہ کیا کرتی تھیں
چونکہ رسول ان کی طبیعت اور سرشت سے اچھی طرح واقف تھے اس لیے ان سے
بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ حضرت عائشہ کو یہ دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی تھی
چنانچہ وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول صلعم میرے پاس تشریف لائے (کہا) تو
کہا آپ سارا دن کہاں رہے، حضورؐ نے جواب دیا حمیرا میں ام سلمہ کے پاس تھا
میں نے کہا معلوم ام سلمہ کے پاس بیٹھ کر آپ کو کیا ملتا ہے؟ حضورؐ یہ سن کر مسکرا
دیئے اور زبان سے کچھ نہ کہا، میں نے کہا یا رسول اللہ یہ تو بتایئے دو گھاٹیاں ہوں
ایک گھاٹی بنجر ہو جس کا سبزہ جانوروں نے کھا کر ختم کر دیا ہو اور ایک گھاٹی سرسبز و
شاداب ہو اور جانوروں سے بالکل محفوظ ہو تو آپ کس گھاٹی میں سیر کرنا پسند
کریں گے؟ حضورؐ نے جواب دیا سرسبز و شاداب گھاٹی میں۔ میں نے کہا تب میرا
رتبہ دوسری بیویوں سے بلند تر ہے کیونکہ میرے سوا اور کوئی کنواری عورت آپ کے
عقد میں نہیں آئی (عائشہ، ترجمہ محمد احمد پانی پتی ص ۳۹)

مقصد یہ ہے کہ ان کے کنوارپن کا لحاظ کرتے ہوئے دوسروں کا حق بھی خلاف
عدالت انھیں کو مل جانا چاہیئے۔

جناب ام سلمہ نے کبھی اپنے راحت و آرام کی فکر نہ کی جس کی اعلیٰ مثال یہ ہے
کہ ان کے پاس سفینہ نام کا ایک غلام تھا اس کو آزاد کر دیا مگر آنحضرتؐ کی خدمت
مشروط تھی۔ (مسند امام حنبل ج ۶ ص ۲۹۶)

وہ رسولؐ کے آرام ... کو ترجیح دیتی تھیں ... اپنے ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

زیادتی کے لئے رسولؐ سے درخواست نہ کی اس لئے کہ جانتی تھیں کہ یہ چیز خلاف عدل ہو گی جو شانِ نبوت کے منافی ہے جب کہ دوسری طرف اسلام کے مہر و ماہ کی بیٹیوں نے رسول اللہ سے یہ مطالبہ کیا کہ ان کے نان و نفقہ میں اضافہ کر دیا جائے اس لئے کہ انھیں جو کچھ دیا جاتا ہے وہ ناکافی ہوتا ہے اس مطالبہ نے اتنی شدت اختیار کی کہ ہڑتال، مرن برت یا گھیر بندی کی شکل اختیار کر لی۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر خانۂ رسالت پر حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی، انھوں نے دیکھا کہ دروازے کے باہر بہت سے لوگ کھڑے ہیں لیکن کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے حضرت صدیقؓ کو اجازت مل گئی تو ان کے بعد عمرؓ آ گئے اور اجازت چاہی ان کو بھی اندر کی اجازت حاصل ہو گئی۔ ان دونوں نے دیکھا کہ آنحضرت بہت ہی رنجیدہ خاطر بیٹھے ہوئے ہیں حضرت صدیق و فاروق کے پوچھنے پر آپ نے حضرت عائشہ اور حفصہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ مجھ سے ایسی چیز کی فرمائش کر رہی ہیں جو میرے لئے مناسب نہیں ہے۔ (یعنی زیادتی نفقہ جو خلاف عدل ہے)۔

پس حضرت ابوبکر یہ سن کر اٹھے اور حضرت عائشہ کے طمانچہ مارا اور حضرت عمر نے حضرت حفصہ کی گردن زدنی کی۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم ص۴۴۲) اس قسم کی باتیں عام عورتوں کے لئے بھی نامناسب اور قابل مذمت ہیں پھر وہ خواتین جن کو قرآن نے ام المومنین کے مایہ ناز خطاب سے نوازا ہے انھیں اس قسم کی باتیں کب زیب دے سکتی ہیں۔ اسی لئے ان کے ان تکلیف دہ افعال پر قرآن نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ یا ایھا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا [illegible] سراحا جمیلا (سورہ احزاب)

http://fb.com/ranajabirabbas

اے رسول اپنی ازواج سے کہدو کہ اگر تم زندگانی دنیا اور اس کی زینت کو چاہتی ہو تو ادھر آؤ میں تم لوگوں کو کچھ ساز و سامان دیدوں اور شائستہ عنوان سے رخصت کر دوں۔

یہ نان و نفقہ کا مطالبہ اس صورت میں تعجب کن تھا کہ تمام تحفہ و تحائف اصحاب کی طرف سے اس وقت آتے تھے جب آنحضرتؐ خانۂ عائشہ میں ہوتے تھے چنانچہ حبیب السیر میں صحاح ستہ کی یہ روایت نقل ہے "درا صحاب اخبار وارد شدہ کہ چوں اصحابہ کمال محبت حضرت رسالتمآبؐ را بصدیقہ میدانستند ہدایائے خود را در روز نوبت عائشہ می فرستادند۔" (حبیب السیر ج ۱ ص۴۲۲)

ترجمہ صحاح ستہ میں اخبار وارد ہوئی ہیں کہ چونکہ اصحاب یہ سمجھتے تھے کہ آنحضرت کو حضرت عائشہ سے بہت زیادہ محبت تھی اس لئے اپنا اپنا ہدیہ حضرت عائشہ کی باری میں بھیجا کرتے تھے۔ (سیرت عائشہ۔ مولانا سلیمان ندوی ص۴۵)

اس روایت سے دو اہم باتوں کا پتہ چلتا ہے ایک تو یہ کہ حضرت عائشہ آنحضرت کے فقر و فاقہ میں شریک نہ تھیں کیونکہ ان کی باری میں بہت سے تحائف آ جاتے تھے دوسری بات یہ کہ ان تحائف کا مقصد زیادہ تر حضرت عائشہ کو فائدہ پہنچانا تھا کیونکہ اگر محض آنحضرتؐ مقصود ہوتے تو جہاں بھی آپ ہوتے وہاں یہ تحائف پہونچتے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ انھوں نے اپنی بیٹیوں کو فقر و فاقہ سے بچانے کی کوشش کی۔

جناب ام سلمہ کو جود و کرم ورثہ میں ملا تھا ان کے والد سخاوت ہی کی بناء پر زاد الراکب کہلاتے تھے آپ کی اس موروثی سخاوت میں پیغمبر اسلام کی زوجیت میں آ کر مزید اضافہ ہو گیا [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ رسولؐ کو غربا و محتاجوں کی امداد کرنا زیادہ پسند تھا، آپ خود دقت کر لیتے تھے مگر ان لوگوں کو سیر و سیراب فرماتے تھے۔ جناب ام سلمہ خود بھی سخی تھیں اور دوسروں کو بھی سخاوت کی تعلیم دیا کرتی تھیں آپ کے دروازہ پر ایک سائل تھا کسی موجودہ عورت نے کہہ کر "شادی آگئے مجھ سے تو برکت ہے" حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ خالی نہ واپس کرنا چاہیے ایک چھوہارا ہی دیدیا ہوتا ــــــ

اور آپ کی حریف حضرت عائشہ کی حالت یہ تھی کہ خود سرکار رسالت کو محتاجوں اور غریبوں کی امداد سے روکنے کی جسارت فرماتی تھیں "رسول خدا بعض [illegible] اور محتاجوں کی تواتر سے امداد فرمایا کرتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عائشہ نے اس کی وجہ پوچھی تو حضورؐ نے فرمایا خدیجہ نے مجھے ان لوگوں سے حسن سلوک کرتے رہنے کی وصیت کی تھی یہ سنتے ہی حضرت عائشہ غصہ میں آگئیں کہنے لگیں خدیجہ خدیجہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک روئے زمین پر سوائے خدیجہ کے کوئی عورت ہی نہیں" رسول انتہائی سلیم الطبع تھے لیکن حضرت عائشہ کی یہ بات سن کر آپ نے ان سے بولنا چھوڑ دیا۔

(عائشہ مترجمہ محمد احمد پانی پتی صفحہ ۲۶)

اگر آنحضرتؐ کا یہ عمل ام المومنین کو پسند ہوتا تو غصہ کیوں آتا۔ مطلب یہی تھا کہ اس امداد کو بند کر دیجیے ــــــ

بناؤ سنگھار اور عمدہ کپڑے پہننے کا ہر عورت کو حق ہے نبی کی بیبیاں خصوصاً حضرت عائشہ کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا لیکن سوال یہ ہے کہ ایک شریف اور غیرت مند عورت بناؤ سنگھار کس طرح کرتی ہے اور کس طرح کے کپڑے پہننے کا شوق [illegible] کیا تعلق ہے ان باتوں پر قرآن [illegible]

کیوں ٹوکا کہ اے نبی کی بیویو! تم معمولی عورتوں کی سی نہیں ہو بلکہ اگر تم کو پرہیزگاری منظور ہے تو اجنبی آدمی سے بات کرنے میں لگی لپٹی بات نہ کرو تاکہ جس کے دل میں کچھ شہوت کا مرض ہے وہ کچھ اور آرزو کرے اور صاف صاف شائستہ عنوان سے بات کیا کرو اور اپنے گھروں میں نچلی بیٹھی رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح اپنا بناؤ سنگھار دکھاتی پھرو۔ (پ ۲۲ سورہ احزاب) اسی بیت الشرف میں حضرت عائشہ کے ساتھ ام المومنین حضرت ام سلمہ اور دوسری بیبیاں بھی تو تھیں جو عزت و شرف میں حضرت عائشہ سے کچھ زیادہ ہی تھیں۔ جناب ام سلمہ آنحضرتؐ کے خاندان سے تھیں انھوں نے ایک دن ایک طوق پہن لیا تھا جس میں سونے کی ملاوٹ تھی آنحضرت نے اس کو ناپسند فرمایا۔ آپ نے فوراً اتار دیا اور اس کے بعد پھر کبھی آپ کے گھر میں دولت کے آثار نہیں نظر آئے۔

(مسند امام حنبل ج ۶ ص ۳۰۹)

آپ کی زندگی نہایت زاہدانہ تھی وہ ہر ماہ دو شنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتی تھیں۔ (مسند ج ۶ ص ۲۹۵)

نیک باتوں میں شرکت کی آپ کو دلی خواہش رہتی تھی۔ اکتساب ثواب کا کوئی ذریعہ ترک کرنا پسند نہ تھا اسی بناء پر وقت نزول آیۂ تطہیر آنحضرتؐ سے عرض کیا کیا میں اہلبیت میں نہیں ہوں کیونکہ آنحضرتؐ علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کی طہارت کی دعا فرما رہے تھے اور یہ طہارت وہی طہارت تھی جو ہر فرد بشر اپنے دست و بازو کی شرکت سے کر سکتا ہے یہ طہارت کچھ ایسی تھی جو تمام امت یا تمام صحابہ کیلئے بھی [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

صرف انھیں لوگوں کے لیے مخصوص ہو گئی جو کسا میں موجود تھے۔ اس رمز کو ام سلمہ سمجھیں اور آپ نے اپنے ذوق خیر سے اپنی شرکت کی آرزو کا اظہار کر دیا لیکن آنحضرت نے یا تو زبان ہی سے صرف منع فرمایا یا جب یہ ردا کا گوشہ اٹھا کر داخل ہونے لگیں تو آپ نے چادر کو ہاتھ میں دبا کر بھی بتایا کہ یہ تمہاری جگہ نہیں ہے انک علی الخیر تم مطلوبہ خیر پر ہو .... آپ فرماتی ہیں کہ ایک روز آنحضرت میرے گھر میں تھے کہ علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ کے آنے کی خبر ہوئی تو آپ نے مجھ سے کہا کہ مجھ کو میرے اہلبیت میں تنہا چھوڑ دو تم ہٹ جاؤ۔ میں قریبی حجرہ میں چلی گئی، یہ حضرات تشریف لائے آنحضرتؐ نے حسینؑ کو گود میں بٹھا لیا پیار کیا ایک ہاتھ علیؑ کی گردن میں ڈالا اور دوسرا فاطمہؑ کی گردن میں اور فرمایا اللھم الیک لا الی النار انا و اھلبیتی فقلت انا یا رسول اللہ فقال انت، خداوندا میں اور میرے اہلبیت تیرے لئے ہیں نہ کہ نار کے لئے، میں نے عرض کی اور میں فرمایا اچھا تم بھی سہی۔

آپ نے کبھی آنحضرت سے قابل نفرت اور لائق ملامت کھیل کود اور لہو و لعب کی فرمائش نہ کی، آپ کی پاکیزہ زندگی میں کہیں دور تک نظر نہیں آتا کہ حبشیوں کا ناچ یا گدکا چھری سے دلچسپی رہی ہو اور نہ آنحضرتؐ کی بارگاہ میں اس بات کی جسارت کی کہ آئیے ذرا میدان میں دوڑ کر دیکھیں آپ آگے نکل جاتے ہیں یا میں۔ جناب ام سلمہ اس قسم کی سوقیانہ حرکتوں عامیانہ ذہنیتوں اور ذلیل و رکیک افعال و اعمال سے ارفع و اعلیٰ تھیں، وہ ہمیشہ انسانیت کی شاہراہ پر گامزن رہیں، جو کاشانۂ نبوت میں داخل ہونے سے پہلے بھی صراط مستقیم پر قائم تھیں

http://fb.com/ranajabirabbas

جب وہ نبی کریمؐ کے بیت الشرف کی زینت بنیں تو ان کی اطاعت و عبادت اور تبلیغ و تعلیم سے متاثر ہو کر شریک مقصد قرار پائیں اور بعد خدیجۃ الکبریٰ آپ کی بہترین شریک زندگی ثابت ہوئیں ————

اعتماد نفس

جناب ام سلمہ زوجیت پیغمبر میں اس وقت داخل ہوئیں جب مختلف رنگ نسل اور سیرت و کردار کی بیویاں گھر میں موجود تھیں جو اپنی افتاد طبع اور مزاج کے اعتبار سے اخلاق و اوصاف میں بھی مختلف تھیں۔ ان میں کچھ نیک طینت اور نیک سیرت بھی تھیں اور کچھ ایسی بھی تھیں جو عام عورتوں کی ذہنی سطح سے اونچی بلند نہ تھیں، رشک و حسد دوسروں کے عیوب کی جستجو و تلاش، دوسروں پر آوازہ کسنا، کبھی اڑانا، بات بات پر شوہر سے روٹھ جانا، بے جا فرمائشات کی تیری مرد کو دق کرنا عام عورتوں کی خصوصیات میں سے ہے۔ بزم ازدواج نبی بھی ان عیوب سے پاک نہ تھی ان میں بھی ایسی خواتین کا پتہ چلتا ہے جو ایک دوسرے سے رشک و حسد کرتی تھیں، آوازیں کستی اور مذاق اڑاتی تھیں، ایک دوسرے کے خلاف تدابیر سوچتیں، اسکیمیں بناتیں اور حضورؐ کو بدظن کرنے اور چھیڑنے کے لئے ایک دوسرے کی مخالفت میں جائز و ناجائز طریقے استعمال کرتی تھیں۔

داخل بزم ازدواج ہوتے وقت اس پر خطر ماحول اور نازک وقت سے جناب ام سلمہ بخوبی [illegible] تھیں [illegible] حالات کا علم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

رکھتی تھیں وہ یہ بھی جانتی اور اچھی طرح سمجھتی تھیں کہ ایک عورت کا کسی مرد کی تنہا زوجیت میں رہ کر اس کے حقوق و فرائض کو پورا کرنا، اس کا وفادار اور اطاعت شعار ہو کر زندگی گذارنا اور اپنی حسن خدمت سے اپنی حسن سیرت کو جمائے رکھنا بڑا کام ہے اور جب کہ مخالفین بھی موجود ہوں، پہرہ دار اور عیوب تلاش کرنے والے بھی موجود ہوں، ان حالات میں اپنی حسن خدمت اور وفاداری سے شوہر کے دل کو موہ لینا اس سے بھی بڑا کارنامہ ہے۔

جناب ام سلمہ کوئی معصوم تو تھی نہیں یہ ممکن تھا کہ وہ کسی کا کوئی عیب جوئی یا غیبت کی پرواہ نہ کرتیں لیکن یہ تو ممکن تھا کہ کبھی نہ کبھی ان سے کوئی فعل اس ماحول میں رہ کر ایسا ہو جائے جو خلاف مزاج نبوت ہو۔ آپ کیسے اپنے نفس کی ضمانت دے سکتی تھیں کہ وہ اس پر خطر ماحول سے متاثر نہ ہوگا جبکہ انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ جیسا کسی انسان کو کرتے دیکھتا ہے خود بھی کرنے لگتا ہے اور خصوصیت سے صنف نازک ——

لیکن دنیا جانتی ہے کہ جناب ام سلمہ نے اپنے نفس کی طرف سے ضمانت دی، وہ اس نازک وقت میں بزم ازواج میں آئیں اور زندگی کی اس پر خطر راہ میں بڑا ہی سنبھل سنبھل کر قدم رکھا، آپ نے جو ایک بہت بڑی ذمہ داری لی تھی اور اپنے نفس کی ثابت قدمی اور صبر و استقلال پر جو ضمانت دی تھی وہ اس میں کامیاب ہوئیں اور انھوں نے یہ بتا دیا کہ مجھے اپنے نفس پر جو اعتماد تھا وہ بجا تھا بے جا نہ تھا۔

وہ اس صراط مستقیم پر جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے

زیادہ تیز تھا بے خوف و خطر گذر گئیں، عیب تلاش کرنے والے عیب تلاش کرتے رہ گئے لیکن انھیں آپ کی پاک سیرت میں کوئی عیب نہ مل سکا، انھوں نے آپ کے زاد سفر آخرت میں ڈاکہ زنی کی کوشش کی لیکن اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔ کوئی جھوٹے سے جھوٹا واقعہ بھی اس قسم کا نہیں ملتا کہ جس میں آپ پر کوئی الزام لگایا گیا ہو یا رسولؐ آپ سے ناراض ہوئے ہوں، ہاں ایک روایت گھڑ کر تیار کی گئی اور وہ روایت یہ ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ کی بیبیاں دو پارٹیوں میں منقسم تھیں ایک پارٹی میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ تھیں اور دوسری پارٹی میں ام سلمہ اور دوسری تمام ازواج طاہرات تھیں اور لوگ جانتے تھے کہ آنحضرتؐ کو تمام ازواج میں حضرت عائشہ سے زیادہ محبت تھی اس وجہ سے جب کسی شخص کے پاس کوئی چیز ہوتی تھی اور وہ آنحضرتؐ کے پاس ہدیہ کرنا چاہتا تھا تو وہ تاخیر کرتا تھا تاکہ حضرت عائشہ کی باری آجائے اور وہ شخص اس شے کو آنحضرتؐ کے پاس حضرت عائشہ کے گھر میں بھیج دے۔ اس پر حضرت ام سلمہ کی پارٹی نے اعتراض کیا اور ام سلمہ سے کہا کہ آنحضرتؐ سے عرض کریں کہ وہ لوگوں سے کہہ دیں کہ لوگ حضرت عائشہ کی تخصیص نہ کریں بلکہ جس کے گھر میں بھی آنحضرتؐ ہوں وہاں تحائف و ہدایا بھیجا کریں۔ ام سلمہ نے اسی طرح آنحضرتؐ سے کہا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تو مجھ کو عائشہ کے بارے میں ایذا نہ دے کیونکہ وحی سوائے عائشہ کے کسی کے لحاف میں مجھ پر نازل نہیں ہوئی۔ ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

توبہ کرتی ہوں، جب ام سلمہ کی پارٹی ان کی طرف سے مایوس ہو گئی تو آنحضرتؐ کی صاحبزادی جناب فاطمہ زہرا کو یہی پیغام دے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا، فاطمہ گئیں اور حضرتؐ سے کہا کہ آپ کی بیبیاں آپ سے عائشہ کے بارے میں عدل چاہتی ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بیٹی کیا تو اس کو نہیں چاہتی جس کو میں چاہتا ہوں، حضرت زہرا نے کہا کیوں نہیں میں وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بس دوست رکھ عائشہ کو۔

(حبیب السیر، ج ا ص ۴۴۴)

اس روایت کے بعض حصوں کو ہم نے عرفانِ نبوت اور حق شناسی کے عنوان میں بھی بیان کیا ہے اور اس میں جو سقم ہے اس کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے کہ وحی کو کسی عورت کے پاس سونے سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ مضحکہ خیز چیز ہے نیز ہدایا بھیجنے والوں کو آپ سے کوئی محبت نہ تھی اگر آپ سے ہوتی تو جہاں آپ ہوتے وہیں ہدایا آیا کرتے۔ اور اگر اس روایت کو صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ معاذ اللہ آنحضرتؐ محبت عائشہ میں ایسے کھوئے ہوئے تھے کہ ام سلمہ انصاف چاہتی تھیں اور آپ کو انصاف سے اذیت پہونچتی تھی علاوہ ازیں خود جناب عائشہ کے اس اعتراف فضیلت شرف کے مقابلہ میں جو انھوں نے بصرہ جانے سے پہلے ام سلمہ کے سامنے کیا ہے کوئی حقیقت نہیں رہتی۔ محدث جمال الدین کتاب روضۃ الاحباب میں لکھتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بخانہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا رفت چہ وے پیشتر از مدینہ عزم حج کرد او دیگر روز بعد و مہاجر تقدیم مراتب تسلیم و تحیت بامی گفت

http://fb.com/ranajabirabbas

اے دُختر ابو امیہ بدرستیکہ تو اول ضعیفہ ہستی کہ در راہ خدا و رسول مہاجرت کردی و بواسطہ شرف فراش حضرت رسالت عظیم الشان و رفیع القدری و از میان امہات مومنین بخواص و مزایا ممتازی (روضۃ الاحباب) بحالت قیام مکہ ایک دن حضرت عائشہ حضرت ام سلمہ سے ملنے گئیں جو بارادہ حج بیت اللہ مکہ تشریف لائی تھیں بعد مراسم سلام و تحیت حضرت عائشہ نے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ اے بنت ابی اُمیہ آپ اول وہ بی بی ہیں جنھوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور بواسطہ شرف زوجیت نبی تمہاری شان اور منزلت عظیم ہے اور تم امہات مومنین میں اپنے فضائل کی وجہ سے خصوصیت کے ساتھ ممتاز ہو۔

اوپر والی روایت میں حضرت عائشہ کو تو محبوب رب العالمین اور مرغوب رحمۃ للعالمین بتایا گیا ہے کہ وحی کسی کی دوسری جگہ آتی ہی نہ تھی سوائے خانہ عائشہ کے۔ یہ روایت معارض ہے ان بیشمار احادیث و روایات کے جن میں رسولؐ کا آپ سے ناراض ہونا غضبناک ہونا اور ایک مہینے تک بات نہ کرنا بیان کیا گیا ہے اور ان آیات قرآنی کے بھی جو حضرت عائشہ اور ان کی ساتھی ازواج کی مذمت میں نازل ہوئی ہیں جن میں سے بعض آیات ہم نقل کر چکے ہیں اور بعض نقل کر رہے ہیں:

یانساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لھا العذاب ضعفین (سورہ احزاب) اے نبی کی بی بیو! تم میں سے جو کوئی کسی صریحی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوئی تو اس کا عذاب بھی دوگنا کر دیا جائے گا۔

واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا فلما نبات بہ واظھرہ اللہ علیہ عرف بعضہ [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

نبانی ھذا قال نبانی العلیم الخبیر۔ (سورہ مریم) اور جب پیغمبر نے اپنی
بعض بیوی (حفصہ) سے چپکے سے کوئی بات کہی پھر جب اس نے ممانعت کے باوجود
اس بات کی (عائشہ کو) خبر دیدی اور خدا نے اس امر کو رسول پر ظاہر کر دیا تو رسول
نے (عائشہ کو) بعض بات (قصہ ماریہ) بتا دی اور بعض بات (قصہ شہد) ٹال دی، غرض
جب رسول نے اس واقعہ (حفصہ کے افشا راز) کی اس (عائشہ) کو خبر دے دی تو
(حیرت سے) بول اٹھی آپ کو اس بات (افشا راز) کی کس نے خبر دی، رسول نے کہا
مجھے بڑے واقف کار و خبردار خدا نے بتا دیا۔"

پھر ارشاد ہوتا ہے:

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما وان تظاھرا علیہ فان
اللہ ھو مولاہ وجبرائیل وصالح المؤمنین والملٰئکۃ بعد ذالک
ظھیرا۔ (سورہ تحریم) اے (عائشہ و حفصہ) اگر تم دونوں (اس حرکت) سے توبہ کرو تو
(خیر کیونکہ) تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہیں، اور اگر تم دونوں رسول کی مخالفت میں
ایک دوسرے کی اعانت کرتی رہو گی تو (کچھ پرواہ نہیں کیونکہ) خدا اور جبرائیل اور تمام
ایمانداروں میں نیک شخص ان کے مددگار ہیں اور اس کے بعد کل فرشتے بھی ان کے
مددگار ہیں۔

فقد صغت قلوبکما (تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہیں) کی قرآنی تیغ براں
اور خدا اور نبی کے فرمان وارشاد سے مسلسل حضرت عائشہ کی روگردانی کے باوجود ان کو
محبوب رب العالمین اور مرغوب رحمۃ للعالمین کہنا اور سمجھنا انسانی عقل و شعور اور
فکر و نظر کو انکار ہے۔

محبت کی کامیابی

محبت کا معیار اتباع و پیروی ہے اور اس کے سچے اور جھوٹے ہونے کا فرق
اطاعت سے ظاہر ہوتا ہے کوئی شخص اگر آپ کی محبت کا دعویدار ہے تو کیا صرف
اس کے زبانی دعوے پر اعتماد کر لیں گے، نہیں! ہوتا یہ ہے کہ جو شخص آپ کی دوستی
کا دم بھر رہا ہے آپ اس کو آزمائیں گے۔ اس آزمائش کے بہت سے طریقے ہیں چاہے
تو کسی کام کے کرنے کا حکم دیدیجئے اور چاہے کسی چیز کی فرمائش کر دیجئے یا کوئی بات
کہیے اور اس کو راز میں رکھنے کے لئے کہہ دیجئے، اگر آپ کی دوستی کا دم بھرنے والا آپ
کا حکم بجا لاتا ہے آپ کی فرمائش پوری کر دیتا ہے یا آپ کے راز کو افشا نہیں کرتا
تو آپ سمجھئے کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے۔ اور اگر آپ کے حکم کی پیروی نہیں کرتا
یا آپ کی فرمائش کو ٹھکرا دیتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ دوست نہیں ہے، دوست کو
اپنے دوست کی ہر نقل و حرکت سے محبت ہوتی ہے اور محبوب کو جو شے مرغوب ہوتی
ہے حبیب بھی اسی چیز کو دوست رکھتا ہے اور جس چیز سے محبوب نفرت کرتا ہے حبیب
بھی اس چیز سے نفرت کرتا ہے، یہی معیار محبت قرآن نے بھی بتایا ہے ارشاد ہوتا ہے:
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اے پیغمبر ان مسلمانوں
سے کہہ دو کہ اگر خدا کو دوست رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو خدا بھی تم کو دوست رکھے گا۔
انبیاء و مرسلین کو راہ راست [illegible] خدا کی محبت کا دعویٰ تھا، خدا نے ان کی محبت کو بھی

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

امتحان لیا اور اسی معیار پر پرکھا لیکن خود سمجھنے کے لئے نہیں بلکہ دوسروں کو سمجھانے کے لئے۔ جناب ابراہیمؑ کو بیٹے کی قربانی کا حکم دیا گیا صرف اس لئے کہ دنیا دیکھ لے کہ جو ہماری محبت کا دم بھرتا ہے وہ ہماری محبت کے مقابلہ میں اکلوتے بیٹے کو بھی عزیز نہیں رکھتا اور جب معیار امتحان پر کامل اترا تو بیشک پھر محبت کی سند بھی مل گئی اور خلیل کا لقب بھی۔ فطری بات بھی ہے کہ اگر کسی کو کسی سے محبت ہوگی تو وہ اس کے ساتھ چلے گا ہر اس چیز کو دوست رکھے گا جو اسے دوست ہوگی اور ہر اس چیز سے نفرت کرے گا جس سے اسے نفرت ہوگی۔ ائمہ طاہرین نے بھی اطاعت ہی کو معیار محبت قرار دیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سہیل خراسانی حاضر ہوئے انھوں نے کہا آپ اپنے حقوق طلب کرنے کے لئے تلوار کیوں نہیں اٹھاتے، آپ نے فرمایا اعوان و انصار کہاں ہیں؟ سہیل نے کہا حضور کے قدموں پر جان نثار کرنے والے دنیا میں بہت ہیں اس وقت ایران میں ہزاروں تلواریں ہیں جو آپ کے اشاروں پر کھنچ سکتی ہیں وہ سب آپ کے دوست ہیں۔

یہ سن کر حضرت نے تھوڑا دیر کے لئے خاموشی اختیار فرمائی پھر خادم کو حکم دیا کہ تنور میں آگ روشن کردے۔ آگ روشن ہوگئی تو آپ سہیل کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا سہیل اس تنور میں داخل ہو جاؤ۔ ان کے جسم میں لرزا پڑ گیا معافی طلب کی۔ حضرت نے سکوت فرما لیا، تھوڑی دیر میں ہارون مکی داخل ہوئے ابھی نعلین ہاتھ میں تھیں سفر سے واپس آئے تھے جواب سلام کے بعد سب سے پہلے حضرت نے ان سے یہی فرمایا کہ اے ہارون اس تنور میں داخل ہو جاؤ انھوں نے بھی ... کیا واقعہ ہے فوراً تنور کی ... اطاعت کی کسوٹی ہے حکم کا

http://fb.com/ranajabirabbas

—— جناب ام سلمہ نے اظہار اسلام کیا یا دوسرے لفظوں میں خدا اور رسول کی محبت کا دعویٰ کیا اور پھر اللہ اور رسول کی جانب سے جو حکم ملتا رہا اس کی پیروی کرتی رہیں معیار امتحان پر ان کی محبت کھری اتری تو اب مراتب میں بھی اضافہ ہوا۔ پہلے صرف مسلمہ و مومنہ تھیں اب ام المسلمین و ام المومنین کے لقب سے سرفراز کی گئیں۔ قائم مقام خدیجۃ الکبریٰ قرار پائیں، انتِ علی الخیر کا خطاب پایا اور اپنے فضائل کی وجہ سے امہات مومنین میں خصوصی امتیاز حاصل کیا۔ اللہ نے اہلبیت رسولؐ کی طہارت و پاکیزگی کے لئے آپ ہی کے گھر کا انتخاب فرمایا، آپ ہی کی آنکھوں نے وہ اجتماع نور دیکھا جس کو صرف حضرت آدمؑ زیر عرش دیکھ سکے تھے۔ آپ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک چادر کے نیچے علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو جمع کرکے دعا فرمائی: اللھم ھؤلاء اھلبیتی وحامتی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا۔ دعائے رسولؐ مقبول ہوئی انھیں الفاظ کے ساتھ آیت بن کر اتری۔ ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی انھیں کے ساتھ ہوں، آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر اچھی ہو۔ اس واقعہ کو ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے، آپ فرماتی ہیں ان النبی فی بیتی فاتتہ فاطمۃ ببرمۃ فیھا حریرۃ قد خلت بھا فقال لھا ادعی زوجک وابنیک۔ قالت فجاء علیؑ و حسنؑ و حسینؑ فدخلوا علیہ فجلسوا یاکلون من تلک الحریرۃ وھو علی منامۃ لہ وکان تحتہ کساء خیبری قالت وانا اصلی فی الحجرۃ فانزل اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فاخذ فضل الکساء فغشاهم به ثم اخرج یده فالوی بها الی السماء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بیتی وخاصتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا اللهم هؤلاء اهل بیتی وخاصتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا قالت فادخلت راسی البیت فقلت وانا معکم یا رسول الله فقال انک الی الخیر

ام سلمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت میرے گھر میں تھے کہ فاطمہ زہرا ایک دیگچی میں حریرہ لئے ہوئے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے فرمایا اپنے شوہر اور اپنے بچوں کو بھی بلا لاؤ، آپ فرماتی ہیں کہ پھر علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ آ گئے اور سب نے بیٹھ کر وہ حریرہ نوش فرمایا، اس وقت آنحضرتؐ اپنے بستر پر تشریف فرما تھے اور ایک خیبری چادر آپ کے نیچے بچھی ہوئی تھی اور میں اپنے حجرہ میں نماز پڑھ رہی تھی کہ اللہ نے آیۂ تطہیر نازل فرمائی۔ آنحضرتؐ نے چادر کا بقیہ حصہ ان سب پر ڈال کر اُڑھا دیا پھر اپنا ہاتھ نکال کر آسمان کی طرف بلند فرمایا اور کہا خداوندا یہی میرے اہلبیت اور مخصوص قرابت دار ہیں ان سے رجس کو دور کر اور جیسا پاک کرنے کا حق ہے ویسا پاک کر دے۔ آپ نے یہ دُعا دو مرتبہ فرمائی، میں نے حجرہ سے گھر کی طرف اپنا سر نکال کر عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی تو آپ کے ساتھ ہوں۔ آنحضرتؐ نے کہا تم اپنی جگہ خیر پر ہو۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۵۸۹)

جب محبت کرنے والا اپنے دعوی میں سچا ثابت ہوتا ہے تو پھر محبوب کی طرف سے بھی اس کی ہر تمنا کو پورا کیا جاتا ہے۔ جناب ام سلمہ کے ہر عمل میں سچائی تھی لہذا اللہ کا ارشاد ہے جو اللہ کی محبت کا دعوی کرتا ہے اس لئے کہ اس نے وعدہ

http://fb.com/ranajabirabbas

کیا تھا کہ اگر تم اللہ کے دوست ہو تو میرا اتباع کرو اللہ بھی تم کو دوست رکھے گا چنانچہ ایک دن ام سلمہ نے حضرت رسول خدا سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ قرآن مجید میں ہمارا ذکر نہیں، آپ نے آیت ذیل تلاوت فرمائی: ______

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات الخ یعنی خدا مسلم مرد اور عورتوں اور مومن مرد اور عورتوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کرتا ہے ______ آپ کا گھر ملک مقرب کے اترنے کی جگہ قرار پایا اور آپ نے جبرائیل امین کو دحیہ کلبی کی صورت میں دیکھا اور بعد کو معلوم ہوا کہ روح الامین تھے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۴۱)

بارگاہ نبوت میں جتنا تقرب جناب ام سلمہ کو تھا جناب خدیجۃ الکبری کے بعد کسی دوسری بیوی کو حاصل نہ ہو سکا حالانکہ بزعم ازواج میں ایک نہیں نو بیویاں موجود تھیں، آنحضرتؐ سب سے پہلے اپنی ازواج میں حضرت ام سلمہ ہی سے اپنے دل کی بات کہتے تھے ذیل کا واقعہ اس پر روشنی ڈال رہا ہے: ______

ابو لبابہ کو آنحضرتؐ نے بنی قریظہ سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تھا انھوں نے اپنی خدمت پوری کی مگر ہاتھ کے اشارے سے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم نے بات مانی تو سب کے سب قتل کر دئے جاؤ گے۔ افشاء راز رسول کوئی معمولی بات نہیں ہو کرتا ان کا ضمیر ان پر ملامت کرنے لگا واپس ہو کر اپنے آپ کو ستون مسجد سے جکڑ دیا اور توبہ کرنے لگے کئی روز اسی طرح گزر گئے، آخری روز آنحضرت خانہ ام سلمہ میں مسکراتے ہوئے اُٹھے، ام سلمہ نے عرض کی خدا آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے اس وقت مسکرانے کی کیا وجہ ہے فرمایا ابو لبابہ کی توبہ قبول ہو گئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

سن کر شاد ہو گئیں اور پوچھا کہ حکم ہو تو یہ مژدہ پہونچا دوں، فرمایا اچھا کہہ دو ام سلمہ نے دروازہ سے پکار کر فرمایا اے ابو لبابہ خدا مبارک کرے تمہاری توبہ قبول ہو گئی، اس آواز کا گونجنا تھا کہ تمام مدینہ اُمنڈ آیا۔

(طبقات ابن سعد ص۵۴ ج ۲ قسم اول)۔

ان تمام واقعات کا تعلق مخصوص خادم ام سلمہ اور حق سے ہے لہذا اب اس حدیث کو کس طرح صحیح مانا جائے جس میں کہا گیا ہے کہ ام سلمہ تم عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو کیونکہ مجھ پر وحی نازل ہی نہیں ہوتی جب میں ان کے علاوہ کسی دوسری بی بی کے کپڑے میں ہوتا ہوں، اور یہ ہو نہیں سکتا کہ حدیث کا ایک جزو لیا جائے اور ایک چھوڑ دیا جائے لہذا وہ حدیث اپنے پورے واقعہ کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مقصد جو جناب خدیجہ کو زوجیت کا شرف بخشنے میں تھا ابھی باقی تھا اور وہ مقصد صرف ام سلمہ کی زوجیت سے حاصل ہوا، اور یہ جو عباس محمود العقاد نے لکھا ہے کہ "حضورؐ کے نکاح بالعموم دو اغراض کے تحت ہوتے تھے۔ (۱) بعض عورتیں اپنے خاوند کی وفات کے بعد بالکل بے سہارا ہو جاتی تھیں حضور ان کی بے کسی اور بے بسی کا مداوا کرنے کے لئے ان سے نکاح کر لیتے تھے (۲) بعض ازواج سے نکاح کرنے میں یہ غرض پنہاں تھی کہ حضورؐ ان کے قبیلوں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کے لئے ان سے تعلقات قائم کرنا چاہتے تھے یہ امر تحقیق شدہ ہے کہ حضورؐ کی بیشتر ازواج آپ کے عقد میں آنے سے قبل مصائب اور خطرات کے طوفانوں میں سے گزر چکی تھیں۔ (عائشہ ص۱۱۸)

... مقاصد سے بالا تر ہیں جہاں تک

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کی امداد کی بات ہے تو وہ آنحضرتؐ کی قریبی رشتہ دار تھیں یوں بھی صلۂ رحم کے تحت رسولؐ ان کی امداد فرما سکتے تھے، بات اصل یہ تھی کہ آپ اپنی ازواج کی طینت اور سرشت سے اچھی طرح واقف تھے ان میں کوئی ایسی نہ تھی کہ جو جناب خدیجۃ الکبریٰ کی قائم مقام بن کر شریک مقصد بنی ہو اور آپ کی محرم راز بن سکے جس کے ثبوت میں حضرت عائشہ اور حفصہ کے واقعات گواہ ہیں، ان میں شہد اور پھر حضرت ماریہ قبطیہ کا واقعہ بھی خاص اہمیت رکھتا ہے حضورؐ کی ایک بی بی زینب بنت جحش آپ کے لئے شہد کا انتظام کیا کرتی تھیں حضورؐ بہت شوق سے اسے نوش فرماتے تھے چونکہ زینب امہات المومنین میں سب سے زیادہ خوبصورت تھیں حضورؐ ان کا خیال بھی بہت رکھتے تھے حضرت عائشہ کو فکر ہوئی کہ کہیں حضورؐ کی کامل توجہ انہی کی طرف مبذول نہ ہو جائے، انھوں نے حضرت حفصہ بنت عمرؓ کے ساتھ مل کر ایک اسکیم تیار کی جس کا مقصد یہ تھا کہ حضورؐ کی طبیعت کو اس شہد کی طرف سے پھیر دیا جائے جو زینب آپ کیلئے مہیا کرتی ہیں۔ اس اسکیم کا حال حضرت عائشہ خود اپنے الفاظ میں اس طرح بیان کرتی ہیں:-

"میں نے اور حفصہ نے مل کر یہ منصوبہ بنایا کہ ہم میں سے جس کسی کے پاس رسولؐ تشریف لے جائیں تو وہ آپ سے کہے یا رسول اللہ آپ نے مغافیر نوش فرمایا ہے (مغافیر ایک شیریں لیکن بدبودار چیز ہوتی ہے اور رسولؐ کو بدبودار چیزوں سے سخت نفرت تھی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے حضرت عائشہ کے پاس گئے انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے مغافیر تو ...

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب جناب عائشہ زیادہ ہی جھلائے گئیں تو آپ نے رفع شر کے لئے فرمایا کہ اچھا میں اب نہ پیوں گا ہو سکتا ہے اس شہد میں مغافیر کی بدبو ہو۔

لیکن آپ نے اس خیال سے کہ زینب کو معلوم ہوگا تو ان کی دل شکنی ہوگی فرمایا کہ اس کو کسی دوسرے پر ظاہر نہ کرنا لیکن حضرت عائشہ نے اپنی ہمراز سے فخریہ اپنی کامیابی کو بیان کر دیا۔ ماریہ قبطیہ کو رسول سے چھڑانے کی دوسری حضرت حفصہ نے لگائی چنانچہ ایک دن وہ اپنے میکے گئی ہوئی تھیں آنحضرت ان کے گھر میں تھے جناب ماریہ قبطیہ کو اپنی خدمت کیلئے بلا لیا جب حضرت حفصہ نے آکر اپنے گھر میں ماریہ قبطیہ کو دیکھا تو غصہ سے بے قابو ہو گئیں، آنحضرت نے تنہائی میں لیجا کر سمجھا دیا اور فرمایا کہ ماریہ میرے اوپر حرام ہے لیکن اس کو کسی پر ظاہر نہ کرنا لیکن حضرت حفصہ نے اپنی شریک مقصد حضرت عائشہ سے اس کا تذکرہ کر دیا، اللہ نے اپنے رسول کو اس افشاء راز سے مطلع کر دیا، اس واقعہ کو ان آیات میں بیان کیا گیا ہے:

و اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا الآیۃ یعنی جب پیغمبر نے اپنی بعض بیوی (حفصہ) سے چپکے سے کوئی بات کہی پھر جب اس نے باوجود ممانعت اس بات کی عائشہ کو خبر دی اور خدا نے اس امر کو رسول پر ظاہر کر دیا تو رسول نے عائشہ کو بعض (قصہ ماریہ) بتا دی اور بعض بات (قصہ شہد) ٹال دی، غرض جب رسول نے اس واقعہ (حفصہ کے افشاء راز) کی اس کو خبر دی رسول نے کہا مجھے بڑے واقف کار (خدا) نے بتا دیا اے عائشہ اور حفصہ تم دونوں اس (حرکت) سے توبہ کرو تو خیر کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہیں۔

آنحضرت کو [illegible] تکلیف دہ حالات میں [illegible]

http://fb.com/ranajabirabbas

راحت دے سکے دکھ درد میں کام آسکے، رسول اس سے اپنے دل کی بات کہہ سکیں اور وہ رسول کی محرم راز اور امانت دار ہو سکے لہذا اس کے لئے آپ نے ام سلمہ کا انتخاب کیا۔ ام سلمہ کو آنحضرت کے راز دل کا کافی احترام تھا اور افشاء راز تو ایک عظیم جسارت و جرم ہے جو ایک معمولی انسان کی بیوی کے لئے بھی نامناسب ہے چہ جائیکہ رسول اعظم کی بیوی اور وہ عورت جس کو قرآن مجید نے ام المومنین کے معزز خطاب سے سرفراز فرمایا ہو۔ ام سلمہ کو آنحضرت نے وہ علم اسرار بھی تعلیم کیا تھا جس کے ایک ناقل حذیفہ تھے ایک روز حضرت عبدالرحمن بن عوف تشریف لائے اور آپ سے عرض کرنے لگے کہ مادر گرامی میں بڑا مالدار ہو گیا ہوں یہاں تک کہ قریش میں میرے برابر کوئی دولت مند نہیں ہے، آپ نے فرمایا تو صاحبزادے بکثرت راہ خدا میں خرچ کیوں نہیں کرتے ہم نے آنحضرت سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے اصحاب میں بعض ایسے ہیں جن کو بعد انتقال نہ میں دیکھوں گا اور نہ وہ مجھے دیکھیں گے یہ سن کر عبدالرحمن گھبرا گئے اور فوراً حضرت عمر سے آکر اس حادثہ کی خبر کی، آپ بھی بہت پریشان ہوئے اور ام سلمہ سے کہنے لگے ذرا سچ سچ بتائیے کہ میں بھی انہیں اصحاب میں ہوں آپ نے کہا تم نہیں مگر تمہارے بعد اور کسی کا استثناء نہیں کروں گی۔

(مسند ج ۶ صفحہ ۲۹)

آپ آنحضرت کے راز معلوم کرنے کی بھی درپے نہ ہوتی تھیں چنانچہ وقت وفات جب آنحضرت نے سیدہ عالم سے سرگوشی کی اور فاطمہ زہرا پہلی مرتبہ روئیں اور دوسری مرتبہ ہنس دیں تو حضرت عائشہ بیتابانہ آئیں اور پوچھنے لگیں کہ کیا کہا اور تمہارے رونے اور ہنسنے کا [illegible] کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دینا چاہیے تھا، تھی آپ نے فرمایا کہ میں راز رسولؐ فاش نہیں کر سکتی یہ سن کر عائشہ شرمندہ ہوئیں عین اسی وقت ام سلمہ سے بھی کہا گیا کہ آپ فاطمہ سے پوچھئے کہ آنحضرتؐ نے کیا فرمایا ام سلمہ نے دریافت کرنے سے انکار کر دیا، جس کا صاف مقصود یہ تھا کہ آپ آنحضرتؐ کے رازوں کی درپے نہیں ہیں۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۲۲، طبقات ج ۸ ص ۶۳)

ہاں ان پوشیدہ رازوں کو آپ ضرور دل سے لگائے رہیں جو رسولؐ آپ کو بتا گئے تھے اور اس امانت کی دل و جان سے حفاظت کرتی رہیں جو آپ کو عطا کی گئی تھی۔

آپ کے فرزند عمر ناقل ہیں کہ میری والدہ نے روز خلافت حضرت ابو بکر مجھ کو مسجد میں بھیجا کہ میں کل حالات دیکھ کر عرض کروں چنانچہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر منبر پر تشریف لے گئے خطبہ فرمایا اور گھر واپس ہو گئے۔ میں نے کل حال آپ سے آکر عرض کر دیا۔ پھر روز خلافت حضرت عمر و عثمان بھی مجھ کو بھیجا اور ان سے بھی میں نے کچھ ایسا ہی مشاہدہ کیا، اور واپس آکر عرض کر دیا، پھر روز خلافت امیر المومنین علی ابن ابی طالب بھی میں مسجد میں گیا آپ نے بھی خطبہ فرمایا اور منبر سے اتر کر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کرو کہ علی آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں یہ کہہ کر میرے ہمراہ ہو لئے، میں نے اپنی والدہ سے تمام واقعہ نقل کر کے کہا کہ علی آئے ہیں: آپ نے ام سلمہ سے فرمایا ... اس صورت کا جو کتبہ آنحضرتؐ آپ کے پاس چھوڑ گئے ہیں وہ مجھے دید یجئے، ام سلمہ نے صندوق کھولا اور وہ کتبہ علی کو دیکر مجھ سے فرمایا

یا بنی الزمہ للّٰہ ما رأئت بعد نبیک اماما غیرہ اے میرے فرزند اس کے ساتھ ہو جاؤ خدا کی قسم نبی کے بعد علی کے سوا میں نے کسی کو امام نہیں دیکھا۔

http://fb.com/ranajabirabbas

آنحضرتؐ کے بعد امام حسین علیہ السلام نے بھی تمام آثار امامت مع وصیت نامہ مدینہ سے روانگی کے وقت انھیں ام سلمہ کو سونپا تھا اور فرمایا تھا کہ میرے بعد میرے فرزند زین العابدینؑ کو دیدیجئے گا چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ ذوالفقار اور تمام اسلحہ جات آنحضرتؐ ان میں سے کوئی چیز امام حسینؑ کے پاس کربلا میں نہ تھی (بحار الانوار جلد یازدہم) آپ کی یہ راز داری اور امانت داری خدا اور رسولؐ کے ساتھ آپ کی محبت کی کامیابی پر ایک بہترین سند ہے۔

پیشگوئیاں

آنحضرتؐ کی صحبت میں آپ کو منزلت عظیم حاصل ہوئی، زمانہ مستقبل میں رونما ہونے والے حالات کے بارے میں آنحضرتؐ کے جو ارشادات ہیں ان میں اکثر آپ ہی سے منقول ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ اختصاص و مرتبہ معمولی نہیں ہے نمونہ کے طور پر چند واقعات نقل کئے جا رہے ہیں:

(۱) عن عبید اللّٰہ بن قبطیہ دخل الحرث بن ربیعہ و عبد اللّٰہ بن صفوان و انا معھما علی ام سلمہ فسألھما عن الجیش الذی یخسف بہ وکان ذالک فی ایام ابن الزبیر فقالت ام سلمہ سمعت رسول اللّٰہ یعوذ عائذ بالحجر فیبعث اللّٰہ جیشا فاذا کانوا ببیداء من الارض خسف بھم فقلت یا رسول اللّٰہ فکیف بمن اخرج کارھا قال یخسف بہ معھم [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

لابی جعفر فقال ھی بیداء المدینۃ ۔ (مسند امام حنبل ج۶ ص ۲۹۰)

عبیداللہ بن قبطیہ ناقل ہیں کہ حرث بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا آپ سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا گیا جو دھنس جائے گا یہ زمانہ ابن زبیر کا تھا ام سلمہ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ پناہ لینے والا سنگ اسود سے پناہ دے گا اس وقت خدا ایک لشکر بھیجے گا اور جب وہ میدان میں پہونچے گا تو زمین میں دھنس جائے گا میں نے عرض کی کہ جو لوگ زبردستی اس لشکر کے ساتھ لائے گئے ہوں ان کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا وہ بھی دھنس جائیں گے مگر قیامت میں اپنی نیتوں پر مبعوث ہوں گے ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ میدان مدینہ ہوگا۔

۲ ـــ عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ اذا ظہرت المعاصی فی امتی عمھم اللہ بعذاب من عندہ فقلت یا رسول اللہ اما فیھم اناس صالحون قال بلٰی قلت فکیف اولئک قال یصیبھم ما اصاب الناس ثم یصیرون الی مغفرۃ من اللہ ورضوانا ۔ (مسند ج۶)

ام سلمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب گناہ میری امت میں پھیل جائیں گے خدا اپنا عذاب بھی عام کر دے گا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا ان میں نیک بندے نہ ہوں گے فرمایا ہوں گے میں نے کہا پھر ان کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا جو سب پر گذرے گی البتہ بعد کو مغفور ہوں گے۔

۳ ـــ عن ام سلمۃ قالت ما نسیت قولہ یوم الخندق وھو یعاطیھم اللبن وقد اغبر صدرہ وھو یقول اللھم ان الخیر

http://fb.com/ranajabirabbas

خیر الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرین قالت فرای عمار فقال ویحہ ابن سمیۃ تقتلہ الفئۃ الباغیۃ ۔ (مسند ج۶ ص ۲۸۹)

آپ فرماتی ہیں کہ مجھے آنحضرتؐ کا خندق کے دن یہ فرمانا نہ بھولے گا جب آپ مٹی اٹھا رہے تھے خداوندا خیر تو آخرت کا خیر ہے خداوندا انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما اتنے میں عمار یاسر کو دیکھا اور فرمایا افسوس عمار پر اس کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

عمار یاسر کی شہادت میدان صفین میں ہوئی ہے اور جس گروہ نے آپ کو قتل کیا وہ مخالف امیر المومنین حضرت معاویہ کی زیر قیادت و سیادت تھا۔

۴ ـــ عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ انہ ستکون امراء تعرفون وتنکرون فمن انکر فقد بری ومن کرہ فقد سلم ولکن من رضی وتابع وقالوا یا رسول اللہ افلا نقاتلھم قال لا ما صلوا الخمس (مسند ج۶ ص ۲۹۵)

آپ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب تم میں کچھ امیر ہوں گے ان کو تم جانتے بھی ہوگے ان سے انکار بھی کرو گے جس نے ان سے انکار کیا وہ بری ہے اور جس نے ان سے کراہت کی وہ سالم رہا لیکن غضب تو ان پر ہے جو ان سے راضی ہوں اور تابعداری بھی کریں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ تو کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں فرمایا جس وقت تک پانچوں وقت تمہارے ساتھ نماز پڑھتے رہیں جنگ نہ کرو

۵ ـــ قالت قال رسول اللہ لعلی لا یبغضک مومن ولا یحبک منافق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

(مسند ج۶)

Presented by: Rana Jabir Abbas

آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ نہیں بغض رکھے گا تم سے مومن اور نہیں محبت کریگا تم سے منافق۔

۶۔ آپ کو خبر دی گئی کہ آپ کا غلام علیؑ کو سب و شتم کرتا ہے (کیونکہ یہ بنی اُمیہ کی سنت مؤکدہ تھی) آپ نے غلام کو طلب کیا اور فرمایا کہ ایک روز آنحضرتؐ میرے گھر میں تشریف لائے اور علیؑ ان کے ساتھ تھے، مجھے حکم دیا کہ قفل کر دو، میں حجرے سے باہر چلی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد حضورؐ سے اجازت چاہی کہ اجازت دی جس سے مجھ کو غم ہوا آخر تیسری بار اجازت کے بعد حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ علیؑ آنحضرتؐ کے سامنے دو زانو بیٹھے ہوئے پوچھ رہے ہیں کہ یا رسول اللہ ایسا ہو تو کیا کروں آپ نے فرمایا صبر، پھر علیؑ نے پوچھا یہ ہو تو کیا کروں فرمایا صبر، پھر علیؑ نے دریافت کیا ایسا ہو تو کیا کروں آپ نے فرمایا کہ تلوار کھینچ لینا اور کاندھے پر رکھ لینا اور ان کے گروہ گروہ کو قتل کر کے مجھ سے یوں ملاقات کرنا کہ تمہاری کھینچی ہوئی تلوار سے خون ٹپک رہا ہو پھر آنحضرتؐ میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ تم کو ملال نہ کرنا چاہیے میں نے تم کو نہیں پلٹایا جب میں یہاں آیا ہوں تو جبرائیلؑ میرے داہنے پہلو میں اور علیؑ میرے بائیں پہلو میں تھے اور خدا کا فرستادہ ملک وہ باتیں کر رہا تھا جو میرے بعد ہونے والی ہیں مجھے حکم تھا کہ میں یہ سب کچھ علیؑ کو سمجھا دوں۔

یا ام سلمہ اسمعی و اشھدی ھذا علیؑ ابن ابی طالب اخی فی الدنیا والآخرۃ یا ام سلمہ اسمعی و اشھدی ھذا علی ابن ابیطالب وصی و خلیفتی من بعدی و قاضی عداتی و ساقی عن [illegible] ھذا علیؑ ابن ابی طالب

سید المسلمین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین و قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین قلت یا رسول اللہ من الناکثون قال الذین یبایعونہ بالمدینۃ وینکثون بالبصرۃ قلت من القاسطون قال معاویہ واصحابہ من اھل الشام قلت من المارقون قال اصحاب النھروان فقال مولی ام سلمہ فرجت عنی فرج اللہ عنک لا اسب علیاً ابداً۔

آنحضرتؐ نے فرمایا اے ام سلمہ سنو اور گواہ رہو یہ علیؑ میرے دنیا و آخرت میں بھائی ہیں اے ام سلمہ سنو اور گواہ رہو یہ علیؑ میرے بعد میرے خلیفہ، میری عدات کے فیصلہ کرنے والے، میرے حوض (کوثر) کے ساقی ہیں اے ام سلمہ سنو اور گواہ رہو یہ علیؑ مسلمانوں کے سردار پرہیزگاروں کے امام، پسیہ پیشانی والے مومنین کے پیشرو، ناکثین، قاسطین اور مارقین کے قاتل ہیں۔ میں نے پوچھا اے خدا کے رسولؐ ناکثون کون ہیں آپ نے فرمایا وہ جو علیؑ سے مدینہ میں بیعت کریں اور بصرہ میں توڑ ڈالیں۔ میں نے پوچھا اور قاسطون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا معاویہ اور اس کے شامی ساتھی، میں نے کہا اور مارقون کون ہیں آپ نے فرمایا اصحاب نہروان، ام سلمہ کے غلام نے یہ سن کر کہا کہ آپ نے مجھے انھوں سے نکال دیا خدا آپ کو مسرور کرے اب میں علیؑ کو کبھی برا نہ کہوں گا

(بحار جلد ۲ حالات ام سلمہ)

۷۔ آپ ہی سے یہ پیشین گوئی بھی فرمائی تھی کہ عنقریب میری ایک زوجہ پر چشمہ حوأب کے کتے بھونکیں گے [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

واقعہ جمل میں حضرت عائشہ امیر المومنین سے لڑنے کے لئے نکلیں اور جو آپ کے کتوں نے آپ پر شور کیا۔

۴۔ آپ فرماتی ہیں کہ ایک روز آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے ام سلمہ آج مجھ پر وہ ملک نازل ہوا جو کبھی نازل نہ ہوا تھا اور اس نے مجھے خبر دی کہ تمہارا فرزند حسینؑ شہید کیا جائے گا اگر تم کہو تو خاک بھی دکھا دوں جس پر حسینؑ قتل ہوگا پھر آپ نے ایک سرخ رنگ کی خاک نکال کر دی۔ (مسند، ج ۶ صفحہ ۲۹۴)

جب امام حسین علیہ السلام مدینہ سے عراق تشریف لیجانے لگے آپ بھی تشریف لائیں اور پوچھا کہ اے فرزند کدھر کا قصد ہے آپ نے فرمایا کہ نانی عراق جاؤں گا۔ ام سلمہ نے کہا اے حسینؑ عراق نہ جاؤ میں نے تمہارے نانا کو کہتے سنا کہ میرے فرزند حسینؑ کو عراق کی اس سرزمین پر شہید کیا جائے گا جس کا نام کربلا ہے۔ امام حسینؑ نے فرمایا نانی میں بھی اس خبر سے واقف ہوں اگر آپ چاہیں تو وہ زمین بھی دکھا دوں، چنانچہ امام حسینؑ حجرہ سے صحن خانہ میں تشریف لائے اور کربلا کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اے زمین قتل گاہ غریب بلند ہو جا کربلا کا تختہ بلند ہوا اور ام سلمہ نے زیارت کی۔ اس وقت امام حسینؑ نے وصیت نامہ اور اثاثہ امامت آپ کے سپرد فرمایا۔ امام حسینؑ کی روانگی کے بعد ام سلمہ اس خاک کو اکثر دیکھا کرتی تھیں جو آپ نے آنحضرتؐ سے لیکر ایک شیشہ میں محفوظ کر رکھی تھی۔ روز عاشورہ آپ آرام کر رہی تھیں کہ آپ نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا کہ سر و پا برہنہ تشریف لائے ہیں چہرہ پر خاک پڑی ہے ہاتھ میں شیشہ خون ہے اور فرما رہے ہیں ام سلمہ میرے بیٹے حسینؑ کو کربلا میں شہید کر ڈالا گیا۔ ام سلمہ

فریاد کرتی ہوئی خواب سے بیدار ہوئیں تو آپ نے اس خاک محفوظ کو دیکھا وہ بھی خون ہو چکی تھی مدینہ میں اسی روز سے امام حسینؑ کا ماتم شروع ہو گیا تھا۔ ام سلمہ جب تک زندہ رہیں قاتلان امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں پر لعنت فرماتی رہیں۔ آپ فرمایا کرتی تھیں کہ انہوں نے حسینؑ کو قتل کیا خدا ان کو قتل کرے، انہوں نے حسینؑ کو ذلیل کیا خدا ان کو ذلیل کرے۔

شہادت حسینؑ نے ام سلمہ کی زندگی دوبھر کر دی تھی آپ صرف اتنے دن زندہ رہیں کہ اہل حرم قید خانہ شام سے رہا ہو کر مدینہ پہونچے اور آپ نے امام زین العابدینؑ کو امانت پہونچا دی۔ (ناسخ جلد ۶)

محبت اہلبیت طاہرینؑ

آنحضرتؐ کی مقدس زوجہ، قائم مقام خدیجۃ الکبریٰ حضرت ام سلمہ نے اس خوبی سے اپنی زندگی بسر کی کہ اہلبیت رسولؐ میں سے ہر چھوٹے بڑے کا دل موہ لیا۔ آپ کو چونکہ آنحضرتؐ سے انتہائی محبت تھی اس لئے آپ نے آنحضرتؐ کے موئے مبارک احتیاط سے چن چن کر جمع کر لئے تھے جس کو بعد آنحضرتؐ اکثر اصحاب نے دیکھا ہے اور بتایا ہے کہ وہ حنا اور کتم سے مخضب تھے۔ بعد وفات آنحضرتؐ بھی آپ کا برتاؤ جناب سیدہؑ، حضرت علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے ساتھ بہت اچھا رہا۔ جناب سیدہؑ خود بھی آپ سے مانوس تھیں۔ امام حسنؑ اور امام حسین علیہ السلام کے ساتھ وہ ایسا برتاؤ کرتی تھیں [illegible] حقیقی [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اکثر آپ ہی کے گھر میں رہا کرتے تھے۔ حضرت امام حسین ؑ آپ کو یا اماہ کہا کرتے تھے۔

(تاریخ آئمہ ص ۱۹۴)

حضور سرور عالمؐ کے انتقال کے بعد یہ بی بی ایسی خانہ نشین ہوئیں کہ گھر سے باہر قدم ہی نہ نکالا۔ جس زمانہ میں حضرت عائشہ حضرت علی سے لڑنے کیلئے بصرہ تشریف لیجا رہی تھیں تو انھوں نے مکہ پہونچ کر حضرت ام سلمہ کو بھی اپنا شریک حال بنانا چاہا۔ جس کے جواب میں آپ نے فرمایا اے دختر ابوبکر تم تو اب عثمان کا بدلہ لینا چاہتی ہو حالانکہ قسم بخدا تم ان پر سب سے زیادہ غضبناک تھیں اور ان کو نعثل کے نام سے یاد کرکے کہا کرتی تھیں کہ خدا لعنت کرے نعثل (نام ایک مرد یہودی کا) پر اور قتل کرے نعثل کو۔ پس یہ عجیب بات ہے کہ کل تو تم ان کو سب و شتم سے یاد کرکے کفر سے منسوب کرتی تھیں اور آج ان کو امیر المومنین اور خلیفہ مقتول مظلوم کہتی ہو اور ان کے معاملے میں اہل تعزیت و مصیبت بن کر اس جماعت کا ساتھ دیتی ہو جس نے علیؑ پر خروج کیا ہے۔ سنو! طلب خون عثمان کے متعلق تمہارا خیال بالکل نامناسب ہے کیونکہ وہ بنی عبد مناف سے تھے اور تم بنی تیم ہو۔ اے عائشہ افسوس ہے کہ تم اس گروہ سے موافقت کرتی ہو جس نے علی ابن ابی طالب پر لشکر کشی کی ہے حالانکہ علیؑ رسول مقبولؐ کے بھائی اور داماد اور فاطمہ زہراؑ کے شوہر ہیں۔ اے عائشہ! علی کا مرتبہ خلافت و ریاست اور وراثت اہل روزگار کے نزدیک مسلم ہے اور اصحاب مہاجرین و انصار نے ان کے مرتبہ خلافت کو قبول کرکے انکی بیعت اختیار کی ہے اس کے بعد آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے بعض فضائل و

http://fb.com/ranajabirabbas

... اس اندازہ پر گھڑے ہوئے یہ سب

باتیں کر رہے تھے وہیں سے انھوں نے آواز دی کہ اے ام سلمہ تم کو آل زبیر سے جو عداوت ہے اس کو میں جانتا ہوں، ام سلمہ نے اندر سے جواب دیا کہ تم اور تمہارا باپ بیٹے تو عائشہ کے لیجانے پر تلے ہوئے ہو، کیا تمہارا گمان ہے کہ علی کی زندگی میں مہاجرین و انصار تمہارے باپ زبیر اور ان کے مصاحب طلحہ کو اختیار کرنے پر راضی ہوں گے حالانکہ بقول پیغمبر اسلام علیؑ ہر مومن اور مومنہ کے ولی ہیں۔ عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ میں نے یہ حدیث رسولؐ کی زبان سے کبھی نہیں سُنی۔ ام سلمہ نے کہا کہ اگر تم نے نہیں سُنی تو تمہاری خالہ عائشہ نے تو سُنی ہے ان سے پوچھو اور میں نے تو رسول کو یہ بھی فرماتے سُنا ہے کہ علی میری زندگی میں اور میرے بعد تم سب پر میرے خلیفہ ہیں جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اے عائشہ بولو تم نے یہ حدیث سُنی ہے؟ عائشہ نے کہا ہاں میں نے سُنی ہے پس ام سلمہ نے بطور نصیحت حضرت عائشہ سے کہا کہ اے عائشہ جس امر سے تم کو پیغمبر خدا نے خوف دلایا ہے اس سے ڈرو اور صاحب کلاب حواب نہ بنو، اے عائشہ میں قسم دے کر پوچھتی ہوں کہ کیا تم نے رسول خدا کو یہ کہتے ہوئے نہیں سُنا کہ عنقریب میری ایک بی بی پر چشمہ حواب کے کتے بھونکیں گے جو شریک اہل بغاوت و فساد ہوگی اور جس وقت آنحضرتؐ نے یہ ارشاد فرمایا اس وقت میرے ہاتھ میں جو ظرف تھا غایت اضطراب کی وجہ سے گر گیا، آنحضرتؐ نے مجھ سے سبب اضطراب دریافت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس خیال سے مضطرب ہوئی کہ کہیں وہ بی بی میں نہ ہوں، آنحضرتؐ نے تبسم فرماکر اور تمہاری طرف دیکھ کر ارشاد کیا کہ اے حمیرا ... حضرت عائشہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

حضرت ام سلمہ کے اس بیان کی تصدیق فرمائی حضرت ام سلمہ نے کہا کہ اے عائشہ طلحہ اور زبیر کے فریب میں نہ آؤ اور یہ نہ سمجھو کہ وہ تم کو اس فعل کے وبال سے بچا لیں گے، حضرت ام سلمہ کی باتیں سن کر حضرت عائشہ وہاں سے بادل ملول اُٹھیں اور بصرہ جانے کے عزم و ارادہ کو فسخ کرنے کے لئے عذر و حیلہ سوچنے لگیں۔ عبداللہ بن زبیر نے یہ حال محسوس کر کے فریاد کی کہ اے خالہ اگر تم اس لشکر کے ساتھ بصرے کی جانب رُخ نہ کرو گی تو میں خود کشی کر لوں گا، دیوانہ وار صحرا کی راہ لوں گا اور یہاں کے درندوں کا شکار ہو جاؤں گا۔ لوگوں نے آکر حضرت عائشہ کو سمجھایا اور عبداللہ بن زبیر کی خاطر شکنی نہ کریں پس حضرت عائشہ کا پہلا خیال پھر راسخ ہو گیا اور عزم بصرہ سے انہوں نے اعراض نہ فرمایا۔ (روضۃ الاحباب ج سوم ص۱۰۱، ۱۹۱ تاریخ احمدی [illegible])

جب حضرت ام سلمہ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام عائشہ سے لڑنے کیلئے بصرہ جا رہے ہیں تو انہوں نے ایک خط میں حضرت علی کو لکھا اگر حکم رسول مجھے گھر سے نکلنے کے لئے ہوتا تو میں آپ کے ساتھ ضرور چلتی مگر میں اپنی بجائے اپنی خنکی چشم اور عزیز ترین شخص (اپنے بیٹے عمرو بن ابی سلمہ) کو جو رسول اور آپ کا بڑا دوست ہے آپ کی نصرت کے لئے بھیج رہی ہوں اور تاکید کر رہی ہوں کہ آپ کے پسینہ پر خون بہانے کے لئے ہر وقت تیار رہے۔ عمرو بن ابی سلمہ اس نامہ کو لیکر امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی معیت میں جہاد کیا۔ آپ نے عمرو بن ابی سلمہ کا بڑا احترام کیا اور بحرین کا حاکم بنا دیا۔

(روضۃ الاحباب ص۱۰)

… معاویہ حج کے بہانے سے

ولی عہدی یزید کی بیعت لینے مدینہ منورہ پہونچے تو آپ نے ارادہ مصمم کیا کہ خاص منبر رسول پر علی کو برا بھلا کہیں یا لعنت کریں تو لوگوں نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص یہیں موجود ہیں وہ کبھی راضی نہ ہوں گے اور سخت فساد ہوگا۔ حضرت معاویہ نے حضرت سعد کو بلایا اور اس ضرر رسی مسئلہ میں مشورہ کیا، سعد نے کہا اگر ایسا ہوا تو میں مسجد سے فوراً اُٹھ جاؤں گا اور پھر کبھی نہ آؤں گا۔ حضرت معاویہ نے فساد اُٹھتے دیکھا تو واپس چلے گئے مگر سعد کے انتقال کے بعد آپ نے منبر پر خود بھی لعنت بھیجی اور اپنے تمام گورنروں کو لعنت کرنے کا تحریری حکم بھیجا چنانچہ ہر چہار جانب تبرا بازی پھیل گئی، ام سلمہ کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے معاویہ کو خط لکھا کہ میں نے سنا ہے کہ تو خدا اور رسول پر برسر منبر لعنت کرتا ہے (یعنی علی پر تبرا) ایسا کرنا ہے جیسے خدا اور رسول پر کیا جائے میں گواہی دیتی ہوں کہ علی خدا اور رسول دونوں کے محبوب تھے۔

سرور عالم فرماتے ہیں … لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں جب اختلاف شروع ہوا اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے تو یہ حالت دیکھ کر آپ کو سخت رنج ہوتا تھا چنانچہ اہل عراق کے نام آپ نے خط لکھا اس سے آپ کے قلق کا اندازہ ہو سکتا ہے جو یہ ہے: ——

"اللہ عزوجل اور اس کا رسول ان لوگوں سے بری ہیں جو فرقہ بندی کریں جماعت میں اختلاف ڈالیں اہتمام ایسا نہ کرو" (ازواج النبی [illegible])

علامہ عینی اس واقعہ کو لکھ کر کہتے ہیں کہ ام سلمہ کے شرف اور ان کی صحت روایات کو جانتے ہوئے بھی کسی نے انکی … [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے فضائل اور ان سے محبت کرنے کے سلسلہ میں آپ سے نقل کی گئی یہ مشہور و معروف احادیث ہیں:——————

قال رسول اللہ من حب علیاً فقد حبنی ومن حبنی احب اللہ ومن ابغض علیاً ابغضنی ومن ابغضنی ابغض اللہ۔

ام سلمہ ناقل ہیں جس نے علی کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے اللہ کو دوست رکھا، جس نے علی کو دشمن رکھا اس نے مجھے دشمن رکھا اور جس نے مجھے دشمن رکھا اس نے خدا کو دشمن رکھا۔

آپ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ سے آخر میں ملاقات کرنے والے علی تھے۔

قال عندنا رسول اللہ غداۃ بعد غداۃ یقول جاء علی مراراً قالت واظنہ کان بعثہ فی حاجتہ قالت فجاء فظننت ان لہ الیہ حاجۃ فخرجنا من البیت فقعدنا عند الباب فکنت من ادناھم الی الباب فاکب علیہ علیؑ فجعل یسارہ ویناجیہ ثم قبض رسول اللہ من یومہ ذالک فکان اخر الناس بہ عہداً۔

اُم سلمہ کہتی ہیں کہ ہر صبح آنحضرتؐ بار بار یہی فرماتے تھے کہ علیؑ آئے علیؑ آئے مجھے گمان تھا کہ آپ نے علیؑ کو اپنے کسی کام کے لئے بھیجا ہے۔ پھر علیؑ آئے تو ہم نے خیال کیا کہ آنحضرتؐ کو علیؑ سے کچھ کام ہے لہٰذا ہم سب گھر سے نکل کر دروازے کے قریب بیٹھے، میں دروازہ کے بالکل قریب تھی میں نے دیکھا کہ علیؑ آنحضرتؐ پر جھک گئے [illegible] ہو گئے۔ پھر آنحضرتؐ نے

http://fb.com/ranajabirabbas

اسی روز انتقال فرمایا۔ لہٰذا علیؑ وہ آخری شخص ہیں جنھوں نے آنحضرتؐ سے گفتگو کی۔

قالت قال رسول اللہ من سب علیاً فقد سبنی آپ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ جس نے علیؑ کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا۔

آپ اہلبیت رسولؐ کے ہر خوشی و مسرت اور رنج و غم کے موقع پر موجود رہتی تھیں اور ان کی خوشی میں خوش اور رنج میں رنجیدہ نظر آتی تھیں۔

جنگ خیبر میں آپ میدان جنگ سے اتنی دور تھیں کہ جتنا دور عورتوں کو ہونا چاہیئے پھر بھی جب علیؑ کی تلوار مرحب کے دانتوں کے قلعہ کو فتح کر رہی تھی اس وقت آپ نے کرکراہٹ کی آواز سنی تھی۔ اب ناظرین چاہے ام سلمہ کی قوت سامعہ کی مدح سرائی کریں یا علیؑ کے زور بازو کی کہ آواز میدان خیبر سے خیمہ گاہ آنحضرتؐ تک پہونچی۔ (استیعاب ج ۲ ص ۷۰۰)

حجۃ الوداع میں بھی آپ ساتھ تھیں لیکن بیمار تھیں آپ کی بیماری کی وجہ سے آنحضرتؐ نے مرکب پر سوار رہ کر طواف کا حکم دیا تھا۔ (مسند ج ۶ ص ۲۹۰)

حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر میدان غدیر کا واقعہ بھی آپ نے بیان فرمایا جس کو شیعہ لوگ اعلان خلافت بتاتے ہیں کہ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب اے رسول حج سے فارغ ہو کر (علی) کو نصب کر دو اور اپنے خدا کی طرف چلے آؤ۔

وفات آنحضرتؐ کے وقت آپ موجود تھیں اور آپ کی تیمارداری میں شریک تھیں، ام سلمہ نزاکت حال سے متاثر ہو کر رونے لگیں تو آنحضرتؐ نے محبت سے انھیں منع فرمایا۔ (سیرت الصحابیات ص ۵۲)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی شہادت اور امام حسن علیہ السلام کی وفات پر آپ نے گہرے رنج و غم کا اظہار فرمایا اور شہادت امام حسین علیہ السلام کے بعد آپ نے خواب میں آنحضرتؐ کو پریشان حال دیکھا (صواعق محرقہ ص۱۱۹) ضبط نہ ہو سکا غش کھا کر گر گئیں اس کے بعد مرتے دم تک کسی وقت حسینؑ کا غم ان کے دل سے دور نہ ہوا۔ گھنٹوں منہ ڈھانپ کر ان کی یاد میں رویا کرتی تھیں" اور فرمایا کرتی تھیں کہ کیا میں اس لئے زندہ رکھی گئی ہوں کہ گلشن رسالت کو اپنی آنکھوں سے اُجڑتے اور ویران ہوتے دیکھوں۔" (ازواج النبی ص۹)

اصابت رائے

صلح حدیبیہ میں بڑے بڑے اصحاب آنحضرتؐ کی رسالت میں شک کر رہے تھے اور انتہائی جسارت کے ساتھ آ آ کر آنحضرتؐ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا آج بھی آپ خدا کے رسول ہیں یا ہم مسلمان نہیں اور کبھی کہا کہ آپ اس صلح سے عزت کھوتے ہیں۔

سبحان اللہ! کیا گرمجوشی اسلام ہے، رسُول کا پاس ادب چاہے رہے نہ رہے رسالت میں شک ہو جائے مگر گرمجوشی اسلام باقی رہے گی۔"

اس وقت یہی بی بی تھیں جو ثابت قدم رہیں۔ جب آنحضرتؐ تصفیہ صلح سے فارغ ہوئے تو رسول نے حکم دیا کہ احرام اتارنے کے لئے قربانی کی جائے اور سر منڈوائے جائیں مگر چونکہ اکثر مسلمان اس صلح سے کیا بلکہ رسُول کی رسالت ہی سے بددل [illegible] کہ جب ہم نے طواف نہیں کیا تو قربانی

http://fb.com/ranajabirabbas

اور مو تراشی کیوں کرائیں حالانکہ آپ نے تین بار فرمایا حضرت کو اس کا ملال ہوا۔ آنحضرت ام سلمہ کے پاس تشریف لائے اور لوگوں کو اس عدول حکمی اور اس سے جو رنج آپ کو پہونچا تھا نہایت افسردہ خاطری سے ظاہر کیا ام سلمہ نے جو نہایت ہوشیار فہیم اور صائب الرائے تھیں عرض کیا کہ آپ اس قدر تشویش کیوں فرماتے ہیں آپ باہر تشریف لے جائیے اور کسی سے بات بھی نہ کریں آپ خود قربانی کر دیں اور اپنے اصلاح سے مو تراشی کرائیں جب آپ کو دیکھ کر اتباع کریں گے۔ (سیرت عائشہ مولانا سلیمان ندوی ص۱۱۵) گویا ام سلمہ کا مقصود یہ تھا کہ جب ان کو یقین ہو جائے گا کہ حکم خدا کے سامنے ہماری بات نہ مانی جائے گی اور آنحضرتؐ کو احرام اتارتے دیکھیں گے تو خود بھی احرام اتار دیں گے چنانچہ جیسا ام سلمہ نے کہا تھا وہ ہوا اور آپ کو سر منڈاتے دیکھ کر پھر تو وہ شورش ہوئی کہ ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا بعض دوسروں سے منڈوا رہے تھے اور بعض اپنے ہی ہاتھ سے سر مونڈ رہے تھے اکثر نے بال مونڈوانے کی جگہ بال کتروانے ہی پر اکتفا کی تھی اور آپس میں سبقت کرنے سے اندیشہ ہو گیا تھا کہ ایک دوسرے کو قتل کر ڈالیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خداوند سر منڈانے والوں پر رحم فرما لوگوں نے کہا اور بال کتروانے والوں پر فرمایا خداوندا سر منڈوانے والوں پر رحم فرما، لوگوں نے کہا اور بال کتروانے والوں پر فرمایا خداوندا سر منڈوانے والوں پر رحم فرما، لوگوں نے کہا اور بال کتروانے والوں پر فرمایا اچھا ان پر بھی، پھر پوچھا گیا کہ آخر آپ نے دعا میں ان کو کیوں نہ شریک فرمایا جواب دیا اس لئے کہ ان کو میری رسالت میں شک ہوا تھا۔ یہ یاد رہے کہ بیعت الرضوان کے [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسلمانوں کو ہلاکت سے نجات دی۔ یہ واقعہ صحیح بخاری شریف میں کافی تفصیل سے موجود ہے جس میں ام سلمہ کی اصابت رائے کو سراہا گیا ہے۔

مولانا محمد سعید انصاری اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ حدیبیہ کے بارے میں جناب ام سلمہ کا یہ خیال علم النفس کے ایک بڑے مسئلہ کو حل کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جمہور کی فطرت شناسی میں ان کو کس درجہ کمال حاصل تھا۔

(سیر الصحابیات ص [illegible])

مولانا موصوف کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت عمر کو جو آپ نے ڈانٹ پلائی ہے وہ بھی غالباً اسی فطرت شناسی پر مبنی ہے واقعہ ایلا میں جب آپ پہلے حضرت حفصہ کے پاس گئے اور ان کو سمجھا کر حضرت ام سلمہ کے پاس آئے تو آپ نے ڈانٹ دیا اور فرمایا عجبا لك یا ابن خطاب دخلت فی كل شیء حتی تبتغی ان تدخل بین رسول اللہ و ازواجہ۔ اے خطاب کے بیٹے تعجب ہے کہ تم ہر معاملہ میں دخل اندازی کرتے کرتے اب یہ چاہتے ہو کہ آنحضرت اور ان کے ازواج کے درمیان بھی دخل دو۔

(ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ج ۷ ص ۳۸۶، سیرت عائشہ از سلیمان ندوی ص ۱۱)

حضرت عمر کی یہ عادت تھی کہ آپ نہ صرف باپ ہونے کی وجہ سے حضرت حفصہ کو جھڑکا کرتے تھے بلکہ ازواج نبی میں سے شاید ہی کوئی خوش قسمت بی بی آپ کے عتاب و خطاب سے محفوظ رہی ہو، یہ تمام بیبیاں چپ ہو جاتی تھیں لیکن ام سلمہ جس منزلت کی بی بی تھیں جو ایسے جلیل القدر صحابی کو ڈانٹ سکتی تھیں۔

اس واقعہ سے آپ کی جرات حقیقت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

http://fb.com/ranajabirabbas

علمی کمال

علمائے شیعہ حضرت خدیجہ کے بعد جناب ام سلمہ کو تمام ازواج نبی کے سر کا تاج اور افضل و برتر مانتے ہیں۔ محمود بن لبید کا قول تھا کہ یوں تو تمام ازواج حدیثیں یاد کرتی تھیں مگر حضرت عائشہ و ام سلمہ کا کوئی مثل نہ تھی۔ (طبقات ج ۸)

عبد اللہ بن زبیر نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے حضرت معاویہ یا مروان نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت بھی پڑھا کرتے تھے اور میں نے حضرت عائشہ سے سنا ہے، حضرت عائشہ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ام سلمہ سے سنا ہے، جب حضرت ام سلمہ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ میری بات نہیں سمجھیں، میں نے یہ بھی تو کہا تھا کہ آنحضرت نے ان دو رکعتوں کو منع فرمایا ہے۔

(مسند ج ۶ ص ۲۹۹)

حضرت عائشہ کی کثرت روایات کا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے نام سے دوسروں کی حدیثیں بیان کرنے کا شوق تھا۔

حضرت ابوہریرہ حاجت غسل میں روزہ کو (صبح کا ت سے) باطل جانتے تھے، ام سلمہ نے فرمایا یہ غلط ہے، آخر موصوف شرمندہ ہوئے اور ام سلمہ کی اعلمیت کا اقرار کرنا پڑا۔ (مسند ج ۶ ص [illegible])

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ اگر جناب ام سلمہ کے تمام فتاویٰ جمع کیے جائیں تو ایک
رسالہ تیار ہو جائے۔ (صحابیات)

امام الحرمین کا ارشاد ہے کہ میرے نزدیک ام سلمہ سے زیادہ کوئی عورت
بھی صائب الرائے نہیں ہے۔ (زرقانی ج ۳ صفحہ ۲۷۳)

حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس اور بعض تابعین آپ کے آستانہ علم پر سر خم
رہا کرتے تھے۔ آپ آنحضرتؐ کے لہجہ میں قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی تھیں علامہ
ابن حجر عسقلانی آپ کے بارے میں لکھتے ہیں صاحب العقل البالغ والرای
الصائب۔ (اصابہ ج ۸ صفحہ ۲۴۲) ام سلمہ عقل میں کامل رائے میں صائب تھیں۔ مولانا
محمد سعید انصاری آپ کو مجتہدہ بتاتے ہیں۔ (سیر الصحابیات)

علمائے عامہ نے آپ سے تین سو اٹھتر ۳۷۸ حدیثیں نقل کی ہیں۔ (روضۃ الاحباب
جلد ۱ صفحہ ۲۱۳، ناسخ التواریخ جلد ۱ صفحہ ۲۱۰)۔ آپ کو آنحضرت کی زبانی احادیث سننے
کا بڑا شوق تھا ایک دن آپ کے بالوں کو مشاطہ آراستہ کر رہی تھی کہ ادھر آنحضرت
نے خطبہ کا پہلا لفظ "یٰایھا الناس" کہا۔ آپ نے مشاطہ سے فرمایا کہ میرے بال باندھ
دو اس نے عرض کی کہ ابھی تو ایھا الناس ہی ہے آپ نے فرمایا کہ کیا ایھا الناس
میں داخل نہیں ہوں یہ کہہ کر خود بال باندھے اور خطبہ سننے کے لئے اٹھ کھڑی
ہوئیں۔

یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ حکم آنحضرتؐ کے خلاف کام کریں، چونکہ پردہ کے
بارے میں یہ دونوں حدیثیں آپ ہی سے منقول ہیں: ———

[illegible] آنحضرتؐ نے ام سلمہ کو پردہ کا
حکم دیا ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ تو نابینا ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں تم تو بینا ہو۔
(۲) آپ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عورتوں کے لئے بہترین مساجد
ان کا گھر ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۶ صفحہ ۲۹۷)

آپ کا مکان مسجد سے بالکل متصل تھا اور خطبہ کی آواز آجاتی تھی اسی لئے
گھر میں بیٹھے ہوئے جب ایھا الناس کی آواز سن لی تو ظاہر ہے کہ خطبہ بھی گھر ہی
میں سنا ہو گا نہ کہ باہر آکر، مگر صرف یہ بال باندھ کر پوری طرح متوجہ ہو گئیں۔

اس واقعہ کو نیاز صاحب فتحپوری اور مولانا سعید انصاری دونوں نے صرف
یہیں تک لکھا ہے۔ حضرت ام سلمہ نے کیا سنا یہ دونوں بزرگوں کی مصلحت کے
خلاف تھا اس لئے ترک فرما دیا۔ حضرت ام سلمہ نے سنا کہ آنحضرتؐ بالائے منبر
فرما رہے ہیں اے گروہ مردم جس وقت میں حوض کوثر پر پہونچوں گا تم میں سے
کچھ لوگ گروہ گروہ لائے جائیں گے اور راستہ تم سے کھویا ہو گا میں پکاروں گا
کہ ہوشیار ہو اور میری طرف راستہ پر آجاؤ اتنے میں دور سے ایک پکارنے والا
فرشتہ پکارے گا یا رسول اللہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین کو بدل ڈالا پھر
میں کہوں گا دور کرو ان کو دور کرو۔

آنحضرتؐ کا مخاطب قریب مجمع اصحاب ہے اور تقریباً ایسے ہی الفاظ سے
یہ حدیث حضرت ابن عباس سے وارد ہوئی ہے جس میں صاف صاف اصحاب کا
نام لے لیا گیا ہے ایک طرف تو اصحاب کا گروہ در گروہ جہنم میں جانا اس حدیث
سے ثابت ہے اور دوسری طرف بتایا جاتا ہے کہ وہ سب کے سب عادل ہیں
اور سب کے سب [illegible]

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کی بھی اقتدا کی جائے ہدایت حاصل ہو جائے ان احادیث میں توفیق کی کیا صورت ہو گی ــــ؟

آپ سے جن لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا ان کی ایک بڑی جماعت ہے ان میں سے صرف چند ناموں پر اکتفا کی جاتی ہے۔ عبد الرحمٰن بن ابی بکر، اسامہ بن زید، ہند بنت الحارث الفراسیہ، صفیہ بنت شیبہ، عمر، زینب (اولاد ام سلمہ) مصعب بن عبد اللہ، مصعب بن عبد اللہ (برادر زادہ) نبہان (غلام مکاتب) عبد اللہ بن رافع، نافع پسر شعبہ، ابو بکر، خیرۃ والدہ حسن بصری، ابو عثمان النہدی، حمید، ابو سلمہ، سعید بن مسیب، ابو وائل، صفیہ بنت شیبہ، عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام، عکرمہ، ابو بکر بن عبد الرحمٰن، عثمان بن عبد اللہ بن موہب، عروہ بن زبیر، کریب مولیٰ ابن عباس، قبیصہ بن ذویب، نافع مولیٰ ابن عمر، یعلی بن مملک، (سیر الصحابیات ص ۵ اصابہ ج ۸ ص ۲۴)

وفات

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
ایک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

جناب ام سلمہ آنحضرتؐ کی تمام بیبیوں میں سب کے آخر تک زندہ رہیں آپ نے آغاز اسلام بھی دیکھا اور انجام اسلام بھی، تبلیغ دین کے سلسلہ میں آنحضرتؐ کو پتھر کھاتے بھی دیکھا! دور بقائے دین کے لئے امام حسین علیہ السلام کی مدینہ سے روانگی! اور پھر خبر شہادت بھی سنی اور امام زین العابدینؑ اور نواسی جناب زینب کے بازوؤں میں رسی کے نشان بھی دیکھے آخر اسی غم میں گھل گھل کر شوال (امہات الامہ ڈپٹی نذیر احمد ص ۱۲۹) ۶۱ھ میں بزمانہ حکومت یزید بن معاویہ چوراسی سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ (حبیب السیر ج ۱ ص ۴۲۲ روضۃ الاحباب ج اول ص ۴۲۱ ناسخ التواریخ ج ۱ ص ۶۱۶)

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ سعید بن العاص (والی مدینہ) میری نماز جنازہ نہ پڑھائے لیکن سعید اس وقت مر چکا تھا ممکن ہے کہ یہ وصیت مروان یا ولید بن عتبہ کے لئے ہو کیونکہ اس وقت انھیں دونوں میں سے ایک والی مدینہ تھا، گویا بطور ناراضگی آپ نے سلطنت یزید سے قانون شکنی پر عمل فرمایا کیوں کہ والی شہر ہی نماز میت پڑھایا کرتا تھا ... ابو ہریرہ نے نماز پڑھائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور آپ کے دونوں صاحبزادے عمر و سلمہ نے آپ کو قبر میں اُتارا اور اس طرح ازواج نبیؐ میں ایک باقی رہ جانے والی مقدس بی بی بھی جنّت البقیع میں سپرد خاک کر دی گئیں۔ (حبیب السیر، روضۃ الاحباب، ناسخ التواریخ)

اولاد امجاد

آپ کی اپنے شوہر اول ابو سلمہ سے چار اولادیں تھیں جب ان کی وفات کے بعد آنحضرتؐ کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا تو ان چاروں کی تربیت آنحضرتؐ نے فرمائی۔ ان چاروں کے نام یہ ہیں: سلمہ، عمر، درّہ، زینب۔

سلمہ ابن ابی سلمہ

آپ کی ولادت ملک حبش میں ہوئی تھی (حبیب السیر ج ا جزو ۳ ص)

آپ اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ ہجرت مدینہ کے وقت ہمراہ سفر تھے آپ نے اپنی والدہ کا نکاح رسول کے ساتھ کیا تھا، آنحضرتؐ نے آپ کا نکاح اپنی چچا زاد بہن امامہ بنت سید الشہداء حضرت حمزہ سے فرمایا اور آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم مجھے خیال کرتے ہو کہ ان کی مکافات کر دی؟

آپ اپنے بھائی عمر بن ابی سلمہ سے بڑے تھے آپ ہی کے نام پر آپ کی والدہ کی کنیت ام سلمہ اور باپ کی کنیت ابو سلمہ ہوئی، آپ عبد الملک بن مروان

http://fb.com/ranajabirabbas

کے زمانہ تک زندہ رہے۔ (ترجمہ اسد الغابہ ج ۴ صفحہ ۱۵)

عمر بن ابی سلمہ

آپ کی کنیت ابو حفص ہے ۲ھ میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور رسول کی وفات کے دن بعضوں نے کہا ہے کہ ۹ برس کے تھے اور غزوہ خندق میں آپ ابن زبیر حسان بن ثابت انصاری کے گھر میں تھے۔ (ترجمہ اسد الغابہ جلد ۲)

شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری نے آپ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ کو بنی ہاشم میں شمار کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان کی والدہ ام سلمہ تھیں اور وہ خود ربیب رسول تھے اور ان کے بھائی سلمہ دونوں ہر جنگ میں امیر المومنین کے ساتھ رہے اور جب بھی امیر المومنین کو جنگ درپیش ہوئی، آپ کی والدہ جناب ام سلمہ ان دونوں بھائیوں کو خدمت امیر المومنین میں لاتیں اور عرض کرتی تھیں ان کو میں آپ پر تصدق کرتی ہوں کہ آپ پر قربان ہو جائیں اگر شریعت میں جائز ہوتا کہ میں گھر سے باہر نکلوں تو میں خود بھی آپ کے ہمراہ آتی اور آپ کی نصرت میں درجہ شہادت پر فائز ہوتی۔ (مجالس المومنین ص)

امیر المومنین علی ابن ابی طالب نے آپ کو اپنے دور خلافت میں بحرین اور فارس کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ (روضۃ الاحباب جلد سوم ص)

کتاب مستطاب نہج البلاغہ میں مذکور ہے کہ جب آپ کو بحرین سے معزول کر کے نعمان بن عجلان زرقی کو حاکم بنایا تو آپ کو ایک مکتوب لکھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اما بعد فانی قد ولیت النعمان بن عجلان الزرقی علی البحرین ونزعت یدک بلا ذم لک ولا تثریب علیک فلقد احسنت الولایۃ وادیت الامانۃ فاقبل غیر ظنین ولا ملوم ولا متہم ولا ماثوم فلقد اردت المسیر الی ظلمۃ اہل الشام واحببت ان تشہد معی فانک ممن استظہر بہ علی جہاد العدو واقامۃ عمود الدین ان شاء اللہ۔

ترجمہ:۔ میں نے نعمان بن عجلان کو بحرین کی حکومت دی ہے اور تمہیں اس سے بے دخل کر دیا ہے مگر اس لئے نہیں کہ تمہیں نا اہل سمجھا گیا ہو اور تم پر کوئی الزام عائد ہوتا ہو حقیقت یہ ہے کہ تم نے تو حکومت کو بڑے اچھے طریقے سے چلایا اور امانت کو پورا پورا ادا کیا، لہذا تم میرے پاس چلے آؤ نہ تم سے کوئی بدگمانی ہے نہ ملامت کی جا سکتی ہے اور نہ تمہیں خطا کار سمجھا جا رہا ہے، واقعہ یہ ہے کہ میں نے شام کے ستمگاروں کی طرف قدم بڑھانے کا ارادہ کیا ہے اور چاہا ہے کہ تم میرے ساتھ رہو کیونکہ تم ان لوگوں میں سے ہو جن سے دشمن سے لڑنے اور دین کا ستون گاڑنے میں مدد لے سکتا ہوں انشاء اللہ۔

(نہج البلاغہ حصہ مکتوبات)

آپ کے مراتب عالیہ اور فضائل و کمالات کے لئے صرف یہ ایک مکتوب ہی کافی ہے۔

رسول خدا سے بہت سی حدیثیں آپ نے نقل فرمائی ہیں۔ آپ سے سعید بن مسیب [illegible] زبیر نے روایت کی ہے کہ

ایک روز آپ رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت نبی کے سامنے کچھ کھانا رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے بیٹے آؤ اور بسم اللہ پڑھو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ، آپ نے عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں ۸۳ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ (ترجمہ اسد الغابہ ج ۷)

آپ کی اولاد مدینہ منورہ میں اب بھی پائی جاتی ہے۔ (بحار الانوار ج ۶)

درہ بنت ابی سلمہ

آپ ربیبہ رسولؐ ہیں بعض ازواج نبی (ام حبیبہ) کو شک ہوا تھا کہ آنحضرتؐ ان سے عقد فرمانے والے ہیں لیکن جب آنحضرتؐ سے اس کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ میرے اوپر حرام ہیں۔ (مسند، ج ۶ ص ۲۹۱)

اصابہ میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی میرے اوپر حرام تھی اس لئے کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

(اصابہ ج ۸ ص ۲۲)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زینب بنت ابی سلمہ

آپ کا نام پہلے برہ تھا مگر آنحضرتؐ نے اس نام کو ناپسند فرما کر بدل دیا۔
(طبقات ج ۸ ص ۱۶۴)

ہجرت کر کے اپنی ماں کے ساتھ مدینہ تشریف لائیں، اسماء بنت ابی بکر نے دودھ پلایا، بعض کا خیال ہے کہ حبشہ کی سرزمین پر پیدا ہوئیں، ۴ھ میں آپ کے باپ ابو سلمہ نے وفات پائی تو ام سلمہ آنحضرتؐ کے عقد میں آئیں اس وقت زینب شیر خوار تھیں اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ آغوش میں آئیں، آنحضرتؐ کو ان سے بہت محبت تھی، پیروں چلنے لگیں تو آنحضرت کے پاس آئیں آپ غسل فرماتے تو ان کے منہ پر پانی چھڑکتے تھے، لوگوں کا بیان ہے کہ اس کی یہ برکت تھی کہ بڑھاپے تک ان کے چہرہ پر شباب کا آب و رنگ باقی رہا۔ مسند البزاز کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ قتل ابو سلمہ کے بعد پیدا ہوئیں۔ (اصابہ ج ۸ ص ۹۶)

آپ کی شادی عبداللہ بن زمعہ بن اسود اسدی سے ہوئی، دو لڑکے پیدا ہوئے جن میں ایک کا نام ابو عبیدہ بن زمعہ تھا، ۶۳ھ میں حرہ کی لڑائی میں دونوں کام آئے اور زینب کے سامنے ان کی لاشیں لا کر رکھی گئیں انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا مجھ پر بہت بڑی مصیبت پڑی ایک تو میدان میں لڑ کر قتل ہوا لیکن دوسرا تو خانہ نشین تھا لوگوں نے اس کو گھر میں گھس کر مارا (اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۶۹)

بیٹوں کے قتل ہونے کے بعد دس برس زندہ رہیں ۷۳ھ میں انتقال فرمایا، یہ طارق کی حکومت کا زمانہ تھا۔ عبداللہ بن عمر نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔
(تہذیب ج ۱۲ ص ۴۲۱)

زینب فضل و کمال میں شہرۂ آفاق تھیں اور اس وصف میں کوئی عورت ان سے ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی تھی۔ اسد الغابہ میں ہے:۔
کانت من افقه نساء زمانها وہ اپنے زمانہ کی فقیہ بی بی تھیں آنحضرتؐ سے کچھ حدیثیں روایت کیں، آنحضرتؐ کے علاوہ ام سلمہ، عائشہ، ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے بھی چند حدیثیں سنیں۔ جن لوگوں نے ان سے حدیث نقل کی ان کے نام یہ ہیں:۔

امام زین العابدینؑ، ابو عبیدہ، محمد بن عطا، عراک بن مالک، حمید بن نافع، عروہ، ابو سلمہ، کلیب بن وائل، ابو قلابہ جرمی۔

اولاد عبدالرحمٰن، یزید، وہب صاحبزادے اور قریبہ، ام کلثوم و ام سلمہ صاحبزادیاں تھیں۔

(طبقات ج ۸ ص ۳۳۶)

ختم شد

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas